مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ترجمان

ماہنامہ

خالد

ربوہ

ہجرت ۱۳۴۹ ہش

مئی ۱۹۷۰ء

دورۂ مغربی افریقہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے حالیہ دورۂ مغربی افریقہ کیلئے روانگی سے قبل فرمایا :۔

"اللہ تعالیٰ . . . . محض اپنی رحمت سے یہ توفیق عطا کر رہا ہے کہ ان اقوام کے پاس جا کر جو صدیوں سے مظلوم رہی ہیں اور جو صدیوں سے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک عظیم روحانی فرزند مہدی معہود کی انتظار میں رہی ہیں۔ اور جن میں سے استثنائی افراد کے علاوہ کسی کو بھی حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی زیارت نصیب نہیں ہوئی۔ پھر ان کے دلوں میں یہ تڑپ پیدا ہوئی کہ آپ کے خلفاء میں سے کوئی خلیفہ ان تک پہنچے . . . . چنانچہ صدیوں کی انتظار کے بعد اللہ تعالیٰ نے چاہا تو انہیں یہ موقع نصیب ہوگا۔ دعا ہے کہ . . . . وہ قومیں محبت الٰہی میں اور بھی آگے بڑھیں اور جو ابھی تک اندھیروں میں بھٹکتے پھر رہے ہیں انہیں بھی روشنی کی وہ کرن نظر آ جائے جو اسلام کی شاہراہ کو منور کر رہی ہے"۔

قیمت سالانہ : چھ روپے
قیمت فی پرچہ : ۶۰ پیسے

مدیر اعلیٰ : محمد اسلم شاد (ایم اے)
مدیر : منصور احمد عمر (شاہد)

جنگل کا بادشاہ
یہ ہے شیر کا کنبہ۔
محفوظ اور خوشحال۔
روپے پیسے سے بے نیاز۔
ہم اور آپ ایک ہی کنبہ ہیں۔
ہماری خوشیاں ایک ہیں۔
ہمارے ۷۵ % حصص کے مالک آپ ہیں۔
اسی لئے واقعی ہم ایک قومی ادارہ ہیں۔
نیشنل بینک آف پاکستان
اس بینک کے مالک آپ ہیں
NAT I U 70
AIM

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اِسْتَبِقُوا الْخَیْرَاتِ

"قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی"
(ارشاد المصلح الموعود)

"تیری عاجزانہ راہیں اُس کو پسند آئیں"
(الہام المسیح الموعود)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ترجمان

ماہنامہ

خالد

ربوہ

جلد ۱۶ — شہادت ۱۳۴۹ھ ش — صفر، ربیع الاول ۱۳۹۰ھ — مئی ۱۹۷۰ء — شمارہ ۵

مجلس ادارت

قیمت سالانہ:- چھ روپے ٭ قیمت فی پرچہ ۶۰ پیسے

(محمد شفیق قیصر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر ماہنامہ خالد دارالصدر جنوبی ربوہ سے شائع کیا)

اس شمارہ میں

مستقل عناوین کے علاوہ:۔ • سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا دَورہ مغربی افریقہ • مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی سترھویں سالانہ تربیتی کلاس کا پروگرام • فضل عمر تعلیم القرآن کلاس کا افتتاح • حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے زریں ارشادات عالیہ • کتب حدیث کی اقسام • مجلس خدام الاحمدیہ کے قیام کی غرض • حضرت سالم رضی اللہ عنہ وغیرہ۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا دَورہ مغربی افریقہ

مغربی افریقہ کے وہ ممالک اور شہر جن کا حضور دورہ فرما رہے ہیں۔
نائیجیریا - لیگوس، کانو، اباڈان
گھانا - اکرا، کماسی
آئیوری کوسٹ - ابی جان
لائبیریا - منروویا
گیمبیا - باتھرسٹ
سیرالیون - فری ٹاؤن، بو۔

جن شہروں سے گذر کر حضور مغربی افریقہ تشریف لے گئے۔
ربوہ سے لاہور، کراچی
طہران - (ایران)
استنبول - (ترکی)
لندن - (برطانیہ)
زیورک (سوئٹزرلینڈ)
فرینکفورٹ (جرمنی) سے لیگوس (نائیجیریا)

اداریہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ
مغربی افریقہ کے للّٰہی سفر پر

اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی تائید و توفیق سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اعلاء کلمۂ اسلام کی غرض سے ۴ر شہادت ۱۳۴۹ھش (مطابق ۴ر اپریل ۱۹۷۰ء) کو مغربی افریقہ کے للّٰہی سفر پر روانہ ہوئے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ۴ر شہادت کی صبح کو بذریعہ موٹر کار لاہور تشریف لے گئے اور وہاں سے اسی روز بذریعہ پی۔ آئی۔ اے کراچی تشریف لائے۔ ۵ر شہادت کو فجر کے وقت حضور جہاز پر سوار ہو کر اپنے سفر پر روانہ ہوئے۔

۳ر شہادت بروز جمعہ حضور نے خطبۂ جمعہ میں اپنے مجوزہ سفر کی کامیابی کے لئے خصوصی دعائیں کرنے اور صدقات دینے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا :-

"محبت اور پیار سے اپنے دن گزاریں اور صدقہ اور دعاؤں کے ساتھ میری مدد کریں۔ جو کام میرے سپرد ہے اور جس کی آخری ذمہ داری ان کمزور کندھوں پر رکھی گئی ہے وہ صرف میرا کام نہیں بلکہ ساری جماعت کا کام ہے۔ خدا تعالیٰ کے حضور جوابدہی بڑی سخت ہے۔"

جمعہ کے روز بعد نماز مغرب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد مبارک میں اجتماعی دعا کرائی۔ ۴ر شہادت کی فجر کو بھی احباب جماعت نے اپنے پیارے امام کو پُرسوز دعاؤں کے ساتھ الوداع کیا۔ لاہور اور کراچی میں حضور کے استقبال و الوداع کے مواقع پر بھی احباب کی طرف سے جاں نثاری و فدائیت اور دلی دعاؤں اور صدقات کے پُرکیف نظارے دیکھنے میں آئے۔

اس سفر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہمراہ آپ کی حرم محترمہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا، محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل تبشیر اور مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ پرائیویٹ سیکرٹری کے علاوہ مکرم چوہدری محمد علی صاحب ایم۔ اے اور مکرم محمد سلیم صاحب ناصر کو بھی حضور کی معیّت میں تشریف لیجانے کا خصوصی شرف حاصل ہوا ہے۔

حضور مغربی افریقہ کے ممالک جس علی الترتیب نائیجیریا، گھانا، آئیوری کوسٹ، لائبیریا، گیمبیا اور سیرالیون کا دورہ فرما رہے ہیں۔ ان ممالک میں حضور کے دورے کے مختصر کوائف اسی شمارہ کے صفحہ ۹ سے ملاحظہ فرمائیں :

وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ

"حق کے ایک معنے موت کے بھی ہیں اس لحاظ سے وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ کے یہ معنے ہیں کہ مومن خود بھی موت کو خوشی سے قبول کرتے ہیں۔ اور دوسروں کو بھی یہی نصیحت کرتے ہیں کہ ڈرو نہیں۔ اپنی جان اللہ کے راستہ میں قربان کردو۔ گویا مومن جماعت قربانی اور ایثار کا مجسمہ ہوتی ہے۔ اور موت کا ڈر اس کے دل کے کسی گوشہ میں بھی نہیں ہوتا۔ وہ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی پیشگوئیاں ہماری کامیابی کے متعلق موجود ہیں۔ اگر ہم زندہ رہے تو فاتح ہوں گے اور اگر مر گئے تو اگلے جہان میں آرام سے زندگی بسر کریں گے۔ دونوں صورتوں میں فائدہ ہی فائدہ ہے۔ زندگی میں بھی فائدہ ہے اور موت میں بھی فائدہ ہے۔ زندہ رہے تو کامیابی یقینی ہے۔ اور اگر مر گئے تو اگلے جہان میں ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کے وارث ہوں گے۔ اس یقین کی وجہ سے جو دلیری مومنوں میں پائی جاتی ہے۔ اس کا عشر عشیر بھی کسی اور قوم میں نہیں ہوتا۔ . . . . . . یہی تَوَاصَوْا بِالْحَقِّ کے معنے ہیں کہ مومن نڈر اور بہادر ہوتے ہیں۔ وہ موت سے نہیں ڈرتے۔ بلکہ خوشی سے اس کو قبول کرتے ہیں اور دوسروں سے بھی یہی کہتے ہیں کہ تم موت سے مت ڈرو گویا تَوَاصَوْا بِالْحَقِّ میں مومنوں کے ایمان اور یقین کی طرف اشارہ ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ انہیں صداقت پر اتنا کامل یقین ہوتا ہے کہ بجائے اس کے کہ موت کو برا سمجھیں اُسے اپنے لئے خوشخبری سمجھتے ہیں اور نہ صرف خود موت کے لئے تیار رہتے ہیں بلکہ اپنے ساتھیوں سے بھی یہی کہتے ہیں کہ اگر تم کامیابی چاہتے ہو تو موت کے لئے تیار رہا کرو۔

پھر فرماتا ہے وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ۔ مومنوں کی ایک اور خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ وہ خود بھی صبر کرتے اور دوسروں کو بھی صبر کی تلقین کرتے ہیں۔ صبر کے معنے یہ ہیں کہ ان کے اندر مظالم کو برداشت کرنے کی طاقت ہوتی ہے۔ اسی طرح صبر کے ایک معنے استقلال کے بھی ہیں۔ گویا مومنوں کی یہ حالت ہوتی ہے کہ جب وہ کسی سچائی کو قبول کرتے ہیں۔ تو اس کے بعد انہیں اس بات کی کچھ پرواہ نہیں کہ دشمن انہیں مصائب میں مبتلا کرتا ہے یا ان پر عرصۂ حیات تنگ کرنے کی کوشش کرتا ہے وہ بڑی ہمت کے ساتھ تمام مشکلات کو برداشت کرتے ہیں۔ اسی طرح نیکیوں پر مضبوطی سے قائم رہتے ہیں۔ یعنی استقلال کا مادہ ان میں پایا جاتا ہے اور وہ دوسروں کو بھی یہی نصیحت کرتے ہیں۔ کہ تمہیں اپنے اندر استقلال اور مصائب کو برداشت کرنے کا مادہ پیدا کرنا چاہیئے۔"

(تفسیر کبیر جلد ششم جزو چہارم ص ۹۹-۱۰۰)

احادیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ سَلْمَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَبَّکُمْ حَیِیٌّ کَرِیْمٌ یَسْتَحْیِیْ مِنْ عَبْدِہٖ اِذَا رَفَعَ اِلَیْہِ یَدَیْہِ اَنْ یَّرُدَّھُمَا صِفْرًا۔ (بخاری)

ترجمہ:۔ حضرت سلمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا رب باحیا سخی ہے۔ وہ شرم کرتا ہے (اس بات سے) کہ اپنے بندے کو خالی ہاتھ لوٹائے جب کہ وہ مانگنے کے لئے اپنے رب کی طرف ہاتھ اٹھائے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ مَنْ لَّمْ یَسْئَلِ اللّٰہَ یَغْضَبْ عَلَیْہِ۔

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص اللہ تعالےٰ سے دعا نہیں کرتا۔ خدا اس پر ناراض ہوتا ہے۔

تشریح:۔ یہ احادیث قرآن مجید کی اس آیت کریمہ کی ہی وضاحت ہیں۔ قل ما یعبؤ بکم ربی لولا دعاؤکم۔ یعنی تمہارے رب کو تمہاری پرواہ ہی کیا ہے اگر تم اس کے حضور زاری نہ کرو۔

دراصل خدا اور بندے کے درمیان دعا ہی کا رشتہ ہے۔ عبودیت کا کمال حقیقی دعا ہے۔ اور فیضان ربوبیت کو جذب کرنے کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ انسان اپنی عاجزانہ دعاؤں اور متضرعانہ آہ و بکا کو اس حد تک پہنچا دے۔ کہ اس کی روح گداز ہو کر آستانۂ الٰہی پر بہہ پڑے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"حصول فضل کا اقرب طریق دعا ہے اور دعا کامل کے لوازمات یہ ہیں کہ اس میں رقت ہو۔ اضطراب اور گدازش ہو۔ جو دعا عاجزی، اضطراب اور شکستہ دلی سے بھری ہوئی ہو وہ خدا تعالےٰ کے فضل کو کھینچ لاتی ہے اور قبول ہو کر اصل مقصد تک پہنچاتی ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم صہ ۹۲)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"تقویٰ کیا ہے؟ ہر قسم کی بدی سے اپنے آپ کو بچانا۔ پس خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ابرار کے لئے پہلا انعام شربت کافوری ہے۔ اس شربت کے پینے سے دل بُرے کاموں سے ٹھنڈے ہو جاتے ہیں اس کے بعد ان کے دلوں میں برائیوں اور بدیوں کے لئے تحریک اور جوش پیدا نہیں ہوتا۔ ایک شخص کے دل میں یہ خیال تو آ جاتا ہے کہ یہ کام اچھا نہیں۔ یہاں تک کہ چور کے دل میں بھی یہ خیال آ ہی جاتا ہے۔ مگر جذبۂ دل سے وہ چوری بھی کر ہی لیتا ہے۔ لیکن جن لوگوں کو شربت کافوری پلا دیا جاتا ہے ان کی یہ حالت ہو جاتی ہے کہ ان کے دل میں بدی کی تحریک ہی پیدا نہیں ہوتی۔ بلکہ دل برے کاموں سے بیزار اور متنفر ہو جاتا ہے۔ گناہ کی تمام تحریکوں کے مواد دبا دیئے جاتے ہیں یہ بات خدا تعالیٰ کے فضل کے سوا میسر نہیں آتی۔ جب انسان دعا اور عقدِ ہمت سے خدا تعالیٰ کے فضل کو تلاش کرتا ہے اور اپنے نفس کے جذبات پر غالب آنے کی سعی کرتا ہے تو پھر یہ سب باتیں فضلِ الٰہی کو کھینچ لیتی ہیں۔ اور اسے کافوری جام پلایا جاتا ہے۔ جو لوگ اس قسم کی تبدیلی کرتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں زمرۂ ابدال میں داخل فرماتا ہے اور یہی تبدیلی ہے جو ابدال کی حقیقت کو ظاہر کرتی ہے...... قرآن شریف نے بار بار تفصیل دی ہے پس بار بار قرآن شریف کو پڑھو۔ اور تمہیں چاہیئے کہ بُرے کاموں کی تفصیل لکھتے جاؤ۔ اور پھر خدا تعالیٰ کے فضل اور تائید سے کوشش کرو کہ ان بدیوں سے بچتے رہو۔ یہ تقویٰ کا پہلا مرحلہ ہوگا۔ جب تم ایسی سعی کرو گے تو اللہ تعالیٰ پھر تمہیں توفیق دے گا اور وہ کافوری شربت تمہیں دیا جائیگا۔ جس سے تمہارے گناہ کے جذبات بالکل سرد ہو جائیں گے۔ اس کے بعد نیکیاں ہی سرزد ہونگی۔ جب تک انسان متقی نہیں بنتا یہ جام اُسے نہیں دیا جاتا۔ اور نہ اسکی عبادات اور دعاؤں میں قبولیت کا رنگ پیدا ہوتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ یعنی بیشک اللہ تعالیٰ متقیوں ہی کی عبادات کو قبول فرماتا ہے یہ بالکل سچی بات ہے کہ نماز روزہ بھی متقیوں ہی کا قبول ہوتا ہے ان عبادات کی قبولیت کیا ہے اور اس سے مراد کیا ہے؟ ـــــ سو یاد رکھنا چاہیئے کہ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ نماز قبول ہوگئی ہے تو اس سے یہ مراد ہوتی ہے کہ نماز کے اثرات و برکات نماز پڑھنے والے میں پیدا ہو گئے ہیں۔" (جلد ہشتم صفحہ ۱۶۵-۱۶۶)

ذکر الٰہی

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"حقیقت یہی ہے کہ اسی قوم کے دن زندہ ہوتے ہیں۔ جس کی راتیں زندہ ہوں۔ جو لوگ ذکرِ الٰہی کی قدر و قیمت کو نہیں سمجھتے اُن کا مذاہب کے ساتھ وابستگی کا دعویٰ محض ایک رسمی چیز ہے کئی نوجوان ایسے ہوتے ہیں جو تبلیغ بڑے جوش سے کرتے ہیں چندوں میں بھی بڑے شوق سے حصہ لیتے ہیں۔ مگر ذکر الٰہی کے لئے مساجد میں بیٹھنا اور اخلاق کی درستی کے لئے خاموش بیٹھنا ان پر گراں ہوتا ہے اور جو وقت اس طرح گزرے اُسے وہ سمجھتے ہیں کہ ضائع گیا۔ اسے تبلیغ پر صرف کرنا چاہیئے تھا۔ ایسے لوگ اس بات کو بھول جاتے ہیں۔ کہ تلوار اور سامان جنگ کے بغیر لڑائی نہیں جیتی جا سکتی۔ جس طرح لڑائی کے لئے اسلحہ اور سامان جنگ کی ضرورت ہے اسی طرح تبلیغ بھی بغیر سامانوں کے نہیں ہو سکتی۔ تبلیغ کے میدان جنگ کے لئے ذکر الٰہی آرسنل اور فیکٹری ہے۔ اور جو مبلّغ ذکر الٰہی نہیں کرتا۔ وہ گویا ایک ایسا سپاہی ہے۔ جس کے پاس تلوار، نیزہ یا کوئی اور اسلحہ نہیں۔ ایسا مبلّغ جس چیز کو تلوار یا اپنا ہتھیار سمجھتا ہے وہ کرم خوردہ لکڑی کی کوئی چیز ہے جو اسے کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ آخر یہ کیا بات ہے کہ وہی دلیل محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم دیتے تھے اور دل پر اثر کرتی تھی۔ لیکن وہی دلیل دوسرا پیش کرتا ہے لیکن سننے والا ہنس کر گزر جاتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ کیا بیہودہ باتیں کر رہا ہے۔ یہ فرق کیوں ہے؟ اس کی وجہ یہی ہے کہ اس شخص کے پاس جو ہتھیار ہے وہ لکڑی کا کرم خوردہ ہتھیار ہے مگر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لوہے کی ایسی تیز تلوار تھی۔ جو ذکر الٰہی کے کارخانے سے تازہ ہی بن کر نکلی تھی۔ کیا وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی باتوں میں جو اثر تھا وہ دوسروں کی باتوں میں نہیں ․ ․ ․ ․ ․ ․ دوسرے پر اثر تبلیغ اور دلیل سے ہی نہیں پڑتا بلکہ اسکے پیچھے جو جذبہ ہوتا ہے اس کا اثر ہوتا ہے۔ ایک بزرگ کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ جہاں وہ رہتے تھے اس محلہ میں ایک بہت فسادی اور شریر آدمی تھا جو ہر وقت عیاشی میں مصروف رہتا۔ اور دین سے ہمیشہ مذاق کرتا تھا۔ وہ اسے بہت سمجھاتے تھے مگر اس پر کوئی اثر نہ ہوتا تھا۔ وہ بزرگ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں حج کے لئے گیا اور اسے دیکھا کہ نہایت عجز و انکسار کی حالت میں طواف کر رہا ہے۔ جب فارغ ہوئے تو اس بزرگ نے اس سے دریافت کیا کہ یہ کیا بات ہے کہ تم حج کے لئے آ گئے۔ تم تو دین سے مذاق کیا کرتے تھے۔ اور کسی نصیحت کا تم پر اثر ہی نہ ہوتا تھا۔ اس نے کہا۔ میری ہدایت کا واقعہ یہ ہے کہ ایک دفعہ میں بازار میں جا رہا تھا۔ عیاشی کے خیالات میں محو تھا اور عیش و طرب کے مرکز کی طرف ہی جا رہا تھا کہ ایک مکان میں کوئی شخص قرآن شریف بلند آواز سے پڑھ رہا تھا کہ آیت اَلَمْ یَأْنِ

(باقی صفحہ ۳۲ پر)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یاد میں

از حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وہ نکاتِ معرفت بتلائے کون
جامِ وصلِ دلربا پلوائے کون؟

ڈھونڈتی ہے جلوۂ جاناں کو آنکھ
چاند سا چہرہ ہمیں دکھلائے کون؟

کون دے دل کو تسلی ہر گھڑی
اب اڑے وقتوں میں آڑے آئے کون؟

کون دکھلائے ہمیں راہِ ھُدیٰ
حضرتِ باری سے اب ملوائے کون؟

سرد مہری سے جہاں کی دل ہے سرد
گرمیٔ تاثیر سے گرمائے کون؟

کون دنیا سے کرے ظلمت کو دور
راہ پر بھولے ہوؤں کو لائے کون؟

یاس و نومیدی نے گھیرا ہے مجھے
اس کے پنجے سے مجھے چھڑوائے کون؟

کون میرے واسطے زاری کرے
درگہِ ربی میں میرا جائے کون؟

وہ گلِ رعنا ہی جب مرجھا گیا
پھر بہارِ جانفزا دکھلائے کون؟

کل نہیں پڑتی اسے اس کے سوا
اس دلِ غمگیں کو اب سمجھائے کون؟

کس کی تقریروں سے اب دل شاد ہو
اپنی تحریرِ دل سے اب پھڑکائے کون؟

کس کے کہنے پر ملے دل کو غذا
ہم کو آبِ زندگی پلوائے کون؟

گرمیٔ الفت سے ہے یہ زخمِ دل
مرہمِ کافور سے کل پائے کون؟

اے مسیحا تیرے سودائی جو ہیں
ہوش میں بتلا کہ ان کو لائے کون؟

تو تو واں جنت میں خوش اور شاد ہے
ان غریبوں کی خبر کو آئے کون؟

اے مسیحا ہم سے گو تو چھُٹ گیا
دل سے پر الفت تری چھڑوائے کون؟

جانتا ہوں صبر کرنا ہے ثواب
اس دلِ ناداں کو سمجھائے کون؟

تجھ سے تھی ہم کو تسلی ہر گھڑی
تیرے مرنے پر ہمیں بہلائے کون؟

کون دے دل کو مرے صبر و قرار
اشکِ خونیں آنکھ سے پچھوائے کون؟

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا دورۂ مغربی افریقہ

کراچی سے زیورک (سوئٹزرلینڈ) ۵ ر شہادت کی فجر کو کراچی سے روانہ ہو کر حضور کا جہاز سوا دس بجے صبح[1] طہران (ایران) پہنچا۔ ہوائی اڈے پر وہاں کے مخلصین جماعت کو حضور سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ طہران سے قریباً تین گھنٹے کے سفر کے بعد جہاز استنبول (ترکی) پہنچا۔ استنبول سے جنیوا (سوئٹزرلینڈ) جانے کا پروگرام تھا لیکن جنیوا میں برف باری کے باعث جہاز سیدھا لندن چلا گیا۔ وہاں ایک گھنٹہ قیام ہوا۔ اور پھر اسی روز جہاز زیورک (سوئٹزرلینڈ) پہنچا۔ مکرم بشیر احمد صاحب رفیق امام مسجد لندن حضور کی لندن کے ہوائی اڈہ پر موجودگی کا علم پا کر حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ سوئٹزرلینڈ کی جماعت مکرم امام مشتاق احمد صاحب باجوہ کی زیر قیادت جنیوا کے ہوائی اڈہ پر سراپا انتظار تھی۔ ان میں محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب بھی شامل تھے۔ احباب جماعت میں سے بعض حضور کی زیارت کی خاطر جنیوا سے زیورک پہنچ گئے۔ حضور نے ۸ ر شہادت تک زیورک میں قیام فرمایا۔

۶ ر شہادت کو زیورک کی مسجد محمود میں بعد نمازِ فجر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تقریباً ایک گھنٹہ تک ایک نہایت پُر معارف خطاب فرمایا جس میں حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے قبولِ اسلام اور احمدیت کے لئے فضا سازگار ہو رہی ہے۔

شیخ امری ساز نائیجیرین احمدی دوست جو آجکل جرمنی میں رہ رہے ہیں۔ دیوانہ وار حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان کی خواہش تھی کہ وہ اپنے ملک نائیجیریا کے پہلے احمدی ہوں جو اس سفر میں حضور کا استقبال کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

زیورک میں ملک کے دور دراز علاقوں اور بیرونی ممالک سے احمدی بھائی اور بہنیں اور بعض زیرِ تبلیغ افراد حضور کے دیدار کیلئے پہنچے۔ زیورک میں قیام کے دوران حضور یہاں کے مشہور سٹورز میں تشریف لے گئے۔ حضور کی جاذب اور نورانی شخصیت سے متاثر ہو کر سارا سٹور حضور کی طرف متوجہ ہوتا رہا۔ سٹور کے ڈائریکٹر کی درخواست پر حضور نے ان کی وزیٹرز بک میں دستخط بھی فرمائے۔

---

[1] رپورٹ میں پاکستانی وقت ہی ذکر کیا جائیگا۔

ایک موقعہ پر حضور نے فرمایا کہ ہمارے سفر
کے پروگرام میں جو غیر متوقع تبدیلی ہوئی ہے اس میں
بھی اللہ تعالیٰ کا ہاتھ کام کرتا ہوا دکھائی دیتا ہے
ہم تو اسی کی خاطر نکلے ہیں وہ جہاں چاہے لیجائے۔

زیورک سے فرینکفورٹ (جرمنی)

۹ر شہادت کو حضور بذریعہ ٹرین زیورک
سے روانہ ہو کر دس بجے شب کے قریب فرینکفورٹ
(جرمنی) پہنچے۔ سٹیشن پر مکرم امام مسعود احمد
صاحب جہلمی کی قیادت میں فرینکفورٹ کی جماعت
حضور کے استقبال کے لئے موجود تھی۔ حضور
کے پروگرام میں پہلے فرینکفورٹ شامل نہ تھا۔ اس
غیر معمولی تبدیلی پر وہاں کے احباب پھولے نہیں سماتے تھے۔
حضور کی ملاقات سے مشرف ہونے کیلئے
ہیمبرگ (جرمنی) سے مکرم چوہدری عبداللطیف
صاحب انچارج جرمنی مشن بھی فرینکفورٹ پہنچ گئے
۱۰ر شہادت (بروز جمعہ) حضور نے نماز جمعہ پڑھائی
جس میں شامل ہونے کے لئے جرمن، عرب اور
انڈونیشین احمدی دوست کافی پہلے ہی مسجد میں
پہنچنے شروع ہو گئے تھے۔ جمعہ کی نماز کے بعد حضور
چھ گھنٹے تک تشریف فرما رہے اور احباب سے
نہایت شفقت کے ساتھ تبلیغی اور تربیتی امور پر
گفتگو فرماتے رہے۔

فرینکفورٹ سے لیگوس (نائیجیریا)

۱۱ر شہادت کو بعد دوپہر حضور ایدہ اللہ
تعالیٰ کا جہاز فرینکفورٹ سے پرواز کر کے ۸ بجے
شام لیگوس کے ہوائی اڈہ پر پہنچا۔ جہاز سے اترتے
ہی اللہ اکبر۔ اسلام زندہ باد۔ احمدیت زندہ باد
حضرت امیر المؤمنین زندہ باد کے فلک شگاف
نعروں اور احمدی احباب اور بہنوں کے والہانہ انداز میں
"اُھلاً وسھلاً ومرحبا بکم" کے الفاظ نے حضور کا استقبال
کیا۔ حضور نے جہاز سے اتر کر نائیجیریا کی یوروبا قبیلوں کی
زبان میں فرمایا۔ کہ میں آپ سے ملکر بہت خوش ہوا ہوں اس
پر حضور کے خدام کی وجد کی کیفیت میں تکبیر کے فلک
شگاف نعروں سے فضائی مستقر گونج اُٹھا۔ اسی
دوران پریس کے نمائندوں نے حضور سے انٹرویو لیا۔
حضور نے فرمایا۔ انسان کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ
وہ دوسرے انسانوں سے نفرت کرے۔ بحیثیت انسان
تمام انسان ایک جیسے ہیں۔ انٹرویو کو اگلے روز یہاں
کے سب سے بڑے اخبار سنڈے ٹائمز نے بہت
اچھے الفاظ میں ذکر کیا۔ فضائی مستقر پر نہ صرف
لیگوس کی مقامی جماعت کے احباب نے بلکہ نائیجیریا
کے مختلف علاقوں سے آئے ہوئے متعدد احباب
نے بڑی گرم جوشی سے حضور کا استقبال کیا۔ اندازہ
ہے کہ تقریباً ایک ہزار سے ۱۵۰۰ تک احباب
ہوائی اڈہ پر موجود تھے۔ غیر از جماعت مسلمان احباب
اور معززین شہر بھی استقبال کے لئے آئے ہوئے تھے۔
بعد میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اعزاز
میں وسیع پیمانہ پر ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام
کیا گیا۔ جس میں احباب جماعت کے علاوہ مختلف
ممالک کے سفراء، حکومت کے اعلیٰ افسران،

عدالت عالیہ کے جج صاحبان۔ نامور مسلم زعماء، دیگر معززین اور رؤساء شہر نے شرکت کی۔

۱۲؍شہادت نائیجیریا کی عدالتِ عالیہ کے جج مسٹر جسٹس عبدالرحیم بکری نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اعزاز میں دوپہر کے کھانے کی دعوت کا بہت وسیع پیمانے پر اہتمام کیا جس میں نائیجیریا کی نامور شخصیتیں اور اعلیٰ افسران بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ مسٹر جسٹس عبدالرحیم بکری جماعتہائے احمدیہ نائیجیریا کے پریذیڈنٹ مکرم جناب ایس۔اے بکری کے صاحبزادے ہیں۔

بعد ازاں حضور بذریعہ موٹر کار نائیجیریا کے مشہور تاریخی شہر اجیبو اوڈے تشریف لے گئے یہ شہر لیگوس سے ۶۰ میل کے فاصلہ پر ایک اہم تعلیمی مرکز ہے۔ وہاں حضور نے ایک عالی شان مسجد کا افتتاح فرمایا۔ جو ۳۵ ہزار پونڈ کے خرچ سے حال ہی میں تعمیر ہوئی ہے۔ اس تقریب میں نائیجیریا کے طول و عرض سے آئے ہوئے تین ہزار افراد نے شرکت کی۔

۱۳؍شہادت کی صبح کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نائیجیریا کے صدر مملکت میجر جنرل یعقوبو گووان کی جائے رہائش پر ان سے ملاقات کی۔ اس ملاقات میں جنرل صاحب موصوف نے اہل نائیجیریا کو زیورِ علم سے آراستہ کرنے، انہیں طبّی سہولتیں بہم پہنچانے نیز انہیں مفید با اخلاق اور ایثار پیشہ شہری بنانے کی مساعیٔ جمیلہ کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کی گراں قدر خدمات کو بہت سراہا۔

اس کے بعد حضور بذریعہ موٹر کار لیگوس سے نائیجیریا کے مشہور شہر ابادان تشریف لے گئے۔ یہ شہر دارالحکومت لیگوس کے بعد نائیجیریا کا دوسرا بڑا اور اہم شہر ہے۔ اور لیگوس سے ایک سو میل جانب شمال واقع ہے۔ اس شہر کی سب سے اہم خصوصیت یہ ہے کہ ملک کی قدیم ترین یونیورسٹی جو "ابادان یونیورسٹی" کہلاتی ہے یہیں واقع ہے۔ وہاں پہنچنے کے بعد حضور نے دانشوروں، اہل علم دوستوں اور دیگر معززین شہر کے ایک بڑے اجتماع سے ایک ولولہ انگیز خطاب فرمایا۔ اندازہ ہے کہ اس موقع پر تقریباً پانچ ہزار افراد حضور کی تقریر سے مستفیض ہوئے۔

لیگوس سے تقریباً آٹھ سو میل کے فاصلہ پر واقع شہر کانو میں ساز و سامان سے لیس ہمارا ہسپتال ہے۔ حضور کی وہاں روانگی کا پروگرام تھا لیکن موسم کی خرابی کے باعث ہوائی جہاز وہاں نہ جا سکا۔ اس پر کانو کے مبلغ مکرم محمد بشیر صاحب شاد اور ہسپتال کے ڈاکٹر مکرم جناب ضیاء الدین صاحب واقف زندگی بذریعہ لوکل فلائٹ حضور کی خدمتِ اقدس میں لیگوس پہنچ گئے۔ مکرم شاد صاحب نے عرض کی کہ ہم نے حضور کی کانو میں تشریف آوری کے موقع پر ایک سو نئے احمدیوں کا تحفہ حضور کی خدمت میں پیش کرنا تھا۔ جب کہ نئا بیعت فارم لے آیا ہے۔ حضور اس تحفہ کو قبول فرمائیں حضور نے اس پر خوشنودی کا اظہار فرمایا اور دعا فرمائی۔

۱۷ شہادت کو حضور نے ایک پریس کانفرنس میں کثیر التعداد اخباری نمائندگان سے گفتگو فرمائی دورانِ گفتگو حضور نے دو اہم امور یعنی انسانی شرف اور اقتصادی مسائل پر تفصیل سے روشنی ڈالی

لیگوس سے اکرا (گھانا)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ۱۸ شہادت کو لیگوس سے بذریعہ ہوائی جہاز گھانا کے دارالحکومت اکرا میں تشریف لائے۔ اکرا کے فضائی مستقر پر خوشیوں سے معمور دس ہزار احمدی فدائیوں نے اپنے پیارے آقا کا نہایت والہانہ استقبال کیا۔ حضور کا استقبال کرنے والوں میں مملکت گھانا کے بعض وزراء اعلیٰ حکام و افسران، نامور و ممتاز شخصیتوں نیز کثیر التعداد معززینِ شہر بھی شامل تھے۔ علاوہ ازیں ریڈیو، ٹیلیویژن اور اخبارات کے نمائندے بھی آئے ہوئے تھے۔ احمدی احباب کے والہانہ اظہار سے متاثر ہو کر حضور نے فرمایا کہ آج کا دن بحمد اللہ تعالیٰ شادمانیوں اور مسرتوں کا دن ہے۔

۱۹ شہادت کو حضور نے اکرا میں تعمیر کی جانے والی ایک عظیم الشان مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا۔ سنگِ بنیاد کی اس تقریب میں گھانا کے ہزاروں ہزار مخلص احباب کے علاوہ مختلف ملکوں کے سفارتی نمائندگان، مملکتِ گھانا کے وزراء اور دیگر اعلیٰ حکام و افسران نے کثیر تعداد میں شرکت کی سنگِ بنیاد نصب فرمانے سے قبل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسلامی معاشرہ میں مساجد کی اہمیت اور تعلیم و تربیت کے اعتبار سے ان کے نہایت اہم کردار پر ایک ولولہ انگیز تقریر فرمائی۔ تقریر کے بعد حضور نے اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ اپنے دستِ مبارک سے مسجد کا سنگِ بنیاد نصب فرمایا۔

اکرا میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مملکتِ گھانا کے سربراہ سے ملاقات فرمائی بعد میں حضور اکرا سے ۱۷۰ میل کے فاصلے پر واقع اشانٹی ریجن کے صدر مقام کماسی تشریف لے گئے۔ گھانا کی سائنس اور ٹیکنیکل علوم کی مشہور و معروف یونیورسٹی کماسی میں ہی قائم ہے۔ حضور کے کماسی تشریف لے جانے پر اشانٹی ریجن کی جماعت ہائے احمدیہ کے مخلص و فدائی احباب نے کماسی پہنچ کر اپنے آقا کا پرجوش استقبال کیا۔

۲۱ شہادت کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انتہائی مصروف دن گزارا۔ حضور نے اس روز صبح احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی کا معائنہ فرمایا۔ اور سکول کے ممبرانِ سٹاف اور طلباء سے خطاب فرمایا۔ حضور نے انہیں نصیحت فرمائی کہ محض تدبیر پر بھروسہ کرنا نتیجہ خیز نہیں ہو سکتا بلکہ ساتھ کے ساتھ خدا تعالیٰ سے عاجزانہ دعائیں کرنا بھی ضروری ہے۔ سکول کے معائنہ کے بعد حضور نے احمدیہ مشن کماسی کی نئی عمارت کا افتتاح فرمایا۔ مشن ہاؤس کی یہ دو منزلہ عالیشان عمارت ہزاروں پونڈ کے صرف سے بن کر تیار ہوئی ہے۔ اندازہ ہے کہ اس موقعہ پر دس ہزار لوگ حضور کے دیدار سے

مشرف ہوئے اس تقریب میں ہزاروں احباب اور بعض سربرآوردہ حضرات کے علاوہ قبائل کے سردار چیفس اور پیرامونٹ چیفس بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ اختتامی تقریب میں حضور نے حاضرین کو ایک پُر اثر خطاب سے نوازا۔ حضور نے اہل گھانا کو اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ وہ اسلام کی تعلیم پر عمل پیرا ہو کر حقیقی معنوں میں کامیاب زندگی بسر کریں۔ تقریر کے بعد حضور نے احباب جماعت کو شرف ملاقات بھی عطا فرمایا۔ ملاقات کا یہ سلسلہ دو گھنٹے تک جاری رہا۔

اسی روز شام کو حضور نے سائنس اور ٹیکنالوجی کی کماسی یونیورسٹی میں تشریف لے جا کر دانشوروں اور اہل علم حضرات سے خطاب فرمایا۔ صدارت کے فرائض یونیورسٹی کے چیئرمین نے ادا فرمائے۔ حضور نے اپنے اس بصیرت افروز خطاب میں فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایمان لائے اور اس کی معرفت حاصل کئے بغیر حصول علم کی جدوجہد خطرات سے خالی نہیں ہے۔

لجنہ اماء اللہ کماسی نے حضور ایدہ اللہ کی حرم محترمہ کے اعزاز میں بہت وسیع پیمانے پر ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا جس میں تقریباً تین ہزار خواتین نے شرکت کی۔ حضرت سیدہ نے اس موقعہ پر گھانا کی احمدی بہنوں کو شرف مصافحہ بخشا۔

۲۲ شہادت کو حضور بذریعہ موٹر کار کماسی سے ۴۲ میل کے فاصلہ پر واقع شہر ٹیچیمان تشریف لے گئے۔ حضور کے یہاں پہنچنے پر شہر کے قریب دو میل لمبے راستہ پر ہزاروں افراد نے حضور کا نہایت پرجوش استقبال کیا۔ استقبال کرنے والوں میں جماعت احمدیہ ٹیچیمان کے مخلص و فدائی احباب کے علاوہ قبائل کے سردار یعنی معززین شہر اور دیگر مقامی باشندے شامل تھے۔ عیسائی کلیسا کے بعض سربرآوردہ افراد بھی آئے ہوئے تھے۔

ٹیچیمان میں حضور نے جماعت کی نو تعمیر شدہ مسجد کا افتتاح فرمایا۔ اور اپنے دست مبارک سے ایک نئی تعمیر کی جانے والی عمارت کا سنگ بنیاد نصب فرمایا۔

اسی روز کماسی واپس آ کر حضور نے ایک استقبالیہ تقریب میں شرکت فرمائی جو جماعت احمدیہ کماسی کی طرف سے حضور کے اعزاز میں بہت وسیع پیمانے پر منعقد کی گئی تھی۔ اس تقریب میں بھی جماعت کے علاوہ قبائل کے سردار، اعلیٰ احکام و افسران اور دیگر معززین بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔

بعد ازاں حضور نے وآ نامی مقام کے تین صد مخلص و فدائی احباب کو شرف ملاقات بخشا۔ وآ کماسی سے قریباً پونے تین صد میل کے فاصلہ پر واقع ہے وہاں کی جماعت کئی ہزار مخلص افراد پر مشتمل ہے۔ وہاں کے تین صد احباب والہانہ انداز میں یک زبان ہو کر ایک عربی قصیدہ خوش الحانی سے پڑھتے ہوئے آئے حضور نے انہیں شرف مصافحہ عطا فرمایا اور عربی زبان میں ان سے خطاب فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ۲۳ شہادت کی شام کو واپس اکرا تشریف لے آئے۔ ۲۴ شہادت (بروز جمعہ) کو حضور اکرا سے ۷۵ میل کے فاصلے پر

واقع سالٹ پانڈ تشریف لے گئے۔ گھانا میں جماعت احمدیہ کے سب سے پہلے مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۹۲۱ء میں اسی مقام پر وارد ہوئے تھے۔ جب حضور نے سالٹ پانڈ میں ورود فرمایا تو وہاں کے بارہ ہزار احمدی احباب نے اَھْلًا وَّسَھْلًا وَّ مَرْحَبًا کے الفاظ کے ساتھ اپنے پیارے آقا کا نہایت شاندار استقبال کیا علاوہ ازیں قبائل کے سردار، مقامی کلب کے سربرآوردہ اور دیگر معززین بھی بہت بڑی تعداد میں تشریف لائے ہوئے تھے۔ حضور نے یہاں کی جامع مسجد میں نماز جمعہ پڑھائی۔ خطبۂ جمعہ میں حضور نے فرمایا کہ آج کا یہ عظیم اجتماع خود اپنی ذات میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور اسلام کی حقانیت کا ایک تابندہ و درخشندہ ثبوت ہے۔ حضور نے نہایت پُرشوکت الفاظ میں اعلان فرمایا کہ اسلام کی فیصلہ کُن فتح اور اس کے کامل غلبہ کے دن قریب ہیں۔ نماز جمعہ کے بعد حضور نے ہزاروں ہزار احباب کو مصافحہ کا شرف عطا فرمایا۔ پھر اُسی روز شام کو واپس اکرا تشریف لائے۔ راستہ میں حضور کچھ وقت کے لئے "گوموآسنگوآزی" نامی گاؤں میں ٹھہرے اور وہاں کی احمدیہ مسجد میں اپنے دستِ مبارک سے ایک یادگاری تختی نصب فرمائی۔

آئیوری کوسٹ اور لائبیریا

حضور دو ہفتہ تک نائیجیریا اور گھانا کا نہایت کامیاب تبلیغی دورہ فرمانے کے بعد ۲۷ شہادت کو اکرا (گھانا) سے آئیوری کوسٹ کے دارالحکومت ابی جان تشریف لائے۔ ۲۹ شہادت کو ابی جان سے لائبیریا کے دارالحکومت منروویا میں ورود فرما ہوئے۔ ہوائی مستقر پر جماعت احمدیہ لائبیریا کے مخلص و فدائی احباب اور لائبیریا کے سربرآوردہ احباب نے حضور کا نہایت پُرخلوص اور شاندار استقبال کیا۔ حضور کا استقبال کرنے والوں میں حکومت کے اعلیٰ افسران۔ لائبیریا کے مسلم زعماء اور دیگر معززین کے علاوہ خود صدر مملکت کا ذاتی نمائندہ بھی شامل تھا۔ علاوہ ازیں اور بہت سے احباب بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔

اسی روز حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مملکت لائبیریا کے صدر جناب ولیم ایس۔ وی۔ ٹب مین سے ملاقات فرمائی۔ رات کو جماعت احمدیہ لائبیریا کی طرف سے حضور کے اعزاز میں وسیع پیمانہ پر عشائیہ کا اہتمام کیا گیا۔ اس میں احباب جماعت کے علاوہ خود صدر مملکت کے ذاتی نمائندہ، وزراء مملکت، متعدد ملکوں کے سفارتی نمائندوں، حکومت کے بعض اعلیٰ حکام و افسران، مسلم زعماء اور شہر کے معززین نے بھی خاصی کثیر تعداد میں شرکت فرمائی۔

۳۰ شہادت کو حضور نے پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا جس میں حضور نے اسلام اور احمدیت کے مستقبل پر روشنی ڈالی۔ لبنانی سفیر حضور کی جائے رہائش پر ملاقات کے لئے حاضر ہوئے۔

اسی روز شب کو لائبیریا کے صدر مملکت اور ان کی بیگم نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ کے اعزاز میں عشائیہ دیا۔ اس عشائیہ میں وزراء، مذہبی لیڈرز، سفارتخانوں کے نمائندوں اور متعدد دانشوروں نے شرکت کی صدرِ مملکت نے استقبالیہ تقریر میں کہا کہ حضور کی لائبیریا میں آمد ایک بہت بڑا اعزاز ہے۔

گیمبیا اور سیرالیون

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ لائبیریا کا دورہ مکمل کرنے کے بعد یکم ہجرت کی شام کو منروویا سے بذریعہ طیارہ گیمبیا کے دارالحکومت باتھرسٹ تشریف لائے گیمبیا کے سابق گورنر جنرل سر الحاج ایف۔ ایم سنگھاٹے حکومتِ گیمبیا کے اعلیٰ حکام وافسران اور جماعت احمدیہ گیمبیا کے مخلص و فدائی احباب نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا نہایت گرمجوشی کے ساتھ شاندار استقبال کیا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے گیمبیا کے سربراہِ مملکت سے ملاقات فرمائی اور انہیں تفسیر القرآن انگریزی کی ایک جلد بطور تحفہ پیش کی۔ الحاج سر سنگھاٹے اور ان کی بیگم صاحبہ نے حضور کے اعزاز میں ایک استقبالیہ دیا جس میں سربراہِ مملکت، حکومت کے وزراء، دیگر ممالک کے سفراء اور متعدد دانشوروں نے شرکت کی۔

گیمبیا کا دورہ مکمل فرمانے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ انشاء اللہ تعالیٰ سیرالیون تشریف لیجائینگے۔ سیرالیون حضور کے مغربی افریقہ کے دورہ کا آخری ملک ہے۔

اللہ تعالیٰ حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

سالانہ اجتماع کیلئے ابھی سے تیاری کریں

ہر مجلس کی نمائندگی لازمی ہے

امامِ وقت کا ارشاد گرامی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گذشتہ سال ذیلی تنظیموں کے اجتماعات کے اختتام پر خطبۂ جمعہ فرمودہ ۳۱ اخاء ۱۳۴۸ ہش میں ارشاد فرمایا تھا:۔

"ہمارے یہ اجتماع بھی گذشتہ سالوں کی نسبت زیادہ بارونق اور زیادہ بابرکت اور زیادہ مخلصانہ ماحول میں ہوئے فالحمد للہ علیٰ ذالک لیکن ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے۔ انصار اللہ کے اجتماع میں سب سے زیادہ مجالس کی نمائندگی تھی۔ لیکن اس نمائندگی کی تعداد بھی صرف ۳۷۶ کے قریب تھی۔ جبکہ ہماری مغربی پاکستان کی جماعتیں تقریباً ایک ہزار ہیں۔ ہمارا مقصد ہمیں صرف اس وقت حاصل ہوسکتا ہے کہ جب یہ کوشش کریں اور ہماری روایت اور معمول یہ ہو کہ ان اجتماعات میں ہر جماعت کی نمائندگی ضرور ہو۔ اور یہ کم سے کم معیار ہے ...... گو ہر جماعت کے نوجوان سارے تو اجتماع میں شامل نہیں ہوسکتے۔ لیکن ان کا ایک ایک نمائندہ اس اجتماع میں ضرور پہنچے۔"

(الفضل۔ ۱۶ شہادت ۱۳۴۹ھش)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی سترھویں
پندرہ روزہ سالانہ تربیتی کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی سترھویں پندرہ روزہ سالانہ تربیتی کلاس انشاء اللہ العزیز مورخہ ۱۵ ہجرت تا ۲۹ ہجرت ۱۳۴۹ ہش (۱۵ مئی تا ۲۹ مئی ۱۹۷۰ء) ایوان محمود میں منعقد ہوگی۔ اس کلاس کا نصاب قرآن کریم۔ حدیث۔ فقہ۔ عربی بول چال۔ مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ عقائد جماعت احمدیہ۔ صنعت و حرفت کی عملی تربیت پر مشتمل ہوگا

مرکز کے دینی ماحول میں قیام اور دینی تعلیم و تربیت کا یہ ایک عمدہ موقع ہے۔ تمام قائدین مجالس سے التماس ہے کہ وہ اپنی مجلس کا کم از کم ایک ایک نمائندہ اس کلاس میں شمولیت کے لئے ضرور بھجوائیں۔ اس میں شامل ہونے والے خدام کے لئے کم از کم شرط یہ ہے کہ وہ کچھ پڑھ لکھ سکتے ہوں جو طلباء امسال میٹرک کے امتحان سے فارغ ہو چکے ہوں۔ انہیں زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس کلاس کے لئے بھجوایا جائے۔ احمدی والدین کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اپنے بچوں کو مرکزی تربیتی کلاس میں بھجوانے کے لئے قائد مقامی سے تعاون فرماویں۔

قائدین سے گذارش ہے کہ اس کلاس میں شامل ہونے والے خدام کی قبل از وقت اطلاع۔ مکمل کوائف کے ساتھ ناظم صاحب اعلیٰ مرکزی تربیتی کلاس کو جلد از جلد بھجوادیں۔

سمیع اللہ سیال
ناظم اعلیٰ مرکزی تربیتی کلاس

قسط دوم

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ

کے بعض

زرّیں ارشاداتِ عالیہ

(تحریر: مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ)

۱۹۵۲ء میں گورنر مغربی پاکستان کے حکم سے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس جھنگ حضور کے مکان کی تلاشی کا نوٹس لے کر ربوہ آئے جن حالات کا علم ہوا تھا خطرہ اس سے کہیں زیادہ معلوم ہوتا تھا۔ یہ لوگ نیچے دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں تھے۔ حضورؓ نے خاکسار کو اوپر یاد فرمایا۔ اور اندرونی برآمدہ کی جانب لے جا کر صرف یہ مختصر فقرہ فرمایا۔ کہ ان لوگوں کے ارادے کچھ اچھے معلوم نہیں ہوتے۔ اس لئے مَیں صرف یہ کہنا کافی سمجھتا ہوں کہ اس بات کا خیال رکھنا کہ تم میرے پرائیویٹ سیکرٹری ہو۔ حضور کی اس طور کی یاد دہانی نے میرے اندر ایک عجیب خاص ذمہ دارانہ کیفیت پیدا کر دی۔ جو غالباً زیادہ لمبی نصائح سے بھی پیدا نہ ہوتی۔ یہ حضور کے ان چند کلمات کا اعجاز تھا۔ اگرچہ اللہ تعالےٰ نے ہر طرح سے حضور کو سرخرو رکھا اور کوئی قابلِ اعتراض ریکارڈ دستیاب نہ ہو سکا۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔

کسی شخص کے کسی کام کے مناسب معلوم ہونے کے بعد عام دنیوی دفاتر کے طریق کار کو ملحوظ رکھنا حضور کے نزدیک ضروری نہ ہوتا تھا۔ کیونکہ حضور خوب سمجھتے تھے کہ حضور کی تربیت کے نتیجہ میں کسی وقت کے پیش آنے کا خطرہ نہیں۔ دفاتر کے عام طریق میں ایک ہی محکمہ میں باپ بیٹے۔ دو سگے بھائیوں وغیرہ کو اکٹھا نہیں رکھا جاتا۔ لیکن حضور کے بصیرت افروز فیصلہ کے ماتحت ایسے اوقات بھی آئے کہ خاکسار انچارج تحریک جدید اور مکرم محترم والد صاحب بزرگوار مکرم مولوی محمد عبداللہ صاحب ایک ماتحت صیغہ بورڈنگ

دارالصناعت کے سپرنٹنڈنٹ ہیں اسی طرح میرے چھوٹے بھائی عزیزم حافظ قدرت اللہ صاحب بطور واقف زندگی زیر تربیت دیگر طلباء کے ساتھ انچارج تحریک جدید کے زیر انتظام ہیں اور پھر بعد میں ایسا موقعہ بھی آیا کہ عزیزم حافظ صاحب کو بطور پرائیویٹ سیکرٹری مقرر کیا گیا اور خاکسار کو بطور اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری ان کے ماتحت کام کرنے کا موقعہ ملا۔ اس سارے عرصہ میں باہمی کوئی دقت کسی کے لئے پیش نہیں آئی۔

تحریک جدید کے کام کے متعلق حضور کی اصولی ہدایت یہ ہوا کرتی تھی کہ جس کام کو کرنا ضروری ہو۔ اور دل سے انسان اس کو کرنا چاہے اس کے لئے کوئی امر روک نہیں بن سکتا۔ اس امر کو ذہن میں رکھ کر پھر پوری توجہ دیکر کام کو اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسہ رکھتے ہوئے شروع کر دیا جائے تو اللہ تعالیٰ اس میں کامیابی عطا فرماتا ہے۔

تحریک جدید میں مختلف قسم کے کام حضور نے سپرد فرمائے اگرچہ ایک نوعمر مبلغ کو ان کاموں کے متعلق کچھ بھی تجربہ نہیں ہوتا لیکن حضور کی اس ہدایت نے ہمت دلائی اور کسی کام سے انکار نہ کیا اور اللہ تعالیٰ نے یاوری کی۔

ایک مرتبہ حضور نے ناصر آباد سندھ میں فرمایا کہ جو یہ کوارٹر تعمیر ہوئے ہیں۔ حساب لگاؤ کہ ان کی کھڑکیوں، دروازوں اور ان کی چھتوں پر کتنی شہتیریاں خرچ ہوئی ہیں۔ خاکسار نے تین دن لگا کر موجودہ پیمائش کے مطابق حساب پیش کیا جو ٹھیکیدار کی بیان کردہ مقدار سے کافی کم تھا۔ حضور نے میرے اندازہ سے ٹھیکیدار کو اطلاع دی کہ وہ باقی لکڑی کا حساب دے ادھر حضور مجھے ساتھ لے کر نصف گھنٹہ کے قریب ٹہلتے رہے اور دریافت فرماتے رہے کہ کیسے حساب کیا ہے میں نے موجودہ صورت کی پیمائش کا ذکر کیا تو فرمایا کہ سالم شہتیری کی پیمائش اور ہوتی ہے۔ اور اس میں سے کارآمد لکڑی کم نکلتی ہے۔ کچھ آری کے برادے کے طور پر ضائع ہوتی ہے۔ کچھ رندے کے ذریعہ سے اور کچھ زائد از ضرورت کو کاٹ کر پھینک دینے سے کم ہوتی ہے۔ کیا اس ضیاع کا بھی خیال رکھا؟ خاکسار نے عرض کیا کہ اس کا تو خیال نہیں رکھا۔ اس پر فرمایا۔ کہ اس اصول کو ملحوظ رکھ کر پھر حساب تیار کرو۔ چنانچہ خاکسار نے پھر حساب کیا۔ اس عرصہ میں ان شہتیروں سے کچھ اور تیار شدہ سامان بھی معلوم ہوا۔ اس طرح سے حضور کو جب سب امور سے اطلاع ہوئی تو حضور کو اطمینان ہو گیا کہ آمدہ شہتیروں کا حساب درست ہو گیا ہے۔

ایک موقعہ پر جب حضور نے اکیلے مجھ کو سندھ میں اپنی ذاتی اسٹیٹس اور تحریک جدید کی اسٹیٹس کے لئے بطور کمیشن مقرر فرمایا اور ضروری ہدایات دیں۔ جب میں اٹھنے لگا تو حضور نے فرمایا کہ تحریک جدید کی اسٹیٹوں میں تو آپ چیکنگ کر سکیں گے کہ اختیار ہے لیکن میری اسٹیٹوں کے لئے کیا اختیار ہے؟ عرض کیا کہ حضور کے ارشاد سے اطلاع دیدونگا۔ اس پر فرمایا۔ صرف یہ امر کافی نہیں کاغذ لاؤ تم کو اختیار دوں۔ چنانچہ حضور نے کاغذ پر تحریر فرمایا کہ میں ان کو سندھ کی سب اسٹیٹوں میں بطور کمیشن بھیج رہا ہوں۔ ان کو مینجروں اور اکونٹنٹوں کو معطل کرنے کا اختیار بھی ہوگا۔ اور ہدایت فرمائی کہ پہلے یہ حکم ان کو دکھا دینا پھر اپنا کام کرنا۔ چنانچہ اس طرح عمل کرنے سے کوئی دقت پیش نہ آئی۔

اسی طرح جب حضور نے بشیر آباد اسٹیٹ سندھ کی زمین خرید نے کا ارادہ فرمایا تو حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری کے ہمراہ خاکسار کو بھی بھیجا اور ۱۹ سوالات قائم کئے کہ ان کے مطابق معلومات حاصل کر کے رپورٹ کریں ان میں سے چند حسب ذیل تھے:۔

۱۔ اس جگہ سے ریلوے سٹیشن کتنے فاصلے پر ہے
۲۔ اس جگہ سے پختہ سڑک کتنے فاصلے پر ہے۔
۳۔ اس جگہ سے مندر کتنے فاصلے پر ہے۔
۴۔ اس جگہ سے بڑا شہر کتنے فاصلے پر ہے۔
۵۔ لوگوں کی صحتیں کیسی ہیں۔
۶۔ اس زمین میں کون کونسے درخت پیدا ہوتے ہیں پرندے اور جانور کون کونسے ہوتے ہیں۔
۷۔ پانی کی حالت کیسی ہے۔
۸۔ زمین کس قسم کی ہے کس قسم کا گھاس پیدا ہوتا ہے۔
۹۔ کیا ارد گرد کے لوگوں سے زمین مزید خریدی جا سکے گی وغیرہ وغیرہ

ان سوالات کے قائم کرنے سے حضور کی دور اندیشی کا کچھ اندازہ ہوتا ہے۔ حضور کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر قسم کی معلومات حاصل تھیں۔ کس کس امر کا ذکر کیا جائے قلم ان کو لکھنے سے عاجز ہے۔ ان چند باتوں پر ہی اکتفا کرتا ہوں جن کا ذکر اخبارات میں پہلے نہیں آیا۔

وفورِ عشق

نہیں ممکن کہ میں زندہ رہوں تم سے جُدا ہو کر
رہوں گا تیرے قدموں میں ہمیشہ خاکِ پا ہو کر

جو اپنی جان سے بیزار ہو پہلے ہی اے جاناں
تمہیں کیا فائدہ ہوگا بھلا اس پر خفا ہو کر

خدا شاہد ہے اس کی راہ میں مرنے کی خواہش ہیں
مرا ہر ذرّۂ تن جھک رہا ہے التجا ہو کر

(کلام محمودؓ)

دُنیا میں عشق تیرا باقی ہے سب اندھیرا

(از حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

اے میرے یارِ جانی خود کر تو مہربانی
ورنہ بلائے دُنیا اک اژدہا یہی ہے

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

جلد آ مرے سہارے غم کے ہیں بوجھ بھارے
منہ مت چھپا پیارے میری دوا یہی ہے

کہتے ہیں جوشِ الفت یکساں نہیں ہے رہتا
دل پر مرے پیارے ہر دم گھٹا یہی ہے

ہم خاک میں ملے ہیں شاید ملے وہ دلبر
جیتا ہوں اس ہوس میں میری غذا یہی ہے

دنیا میں عشق تیرا باقی ہے سب اندھیرا
معشوق ہے تو میرا عشقِ صفا یہی ہے

مشتِ غبار اپنا تیرے لئے اُڑایا
جب سے سُنا کہ شرطِ مہر و وفا یہی ہے

دلبر کا درد آیا حرفِ خودی مٹایا
جب مَیں مَرا جِلایا جامِ بقا یہی ہے

اس عشق میں مصائب سَو سَو ہیں ہر قدم میں
پر کیا کروں کہ اس نے مجھ کو دیا یہی ہے

حرفِ وفا نہ چھوڑوں اس عہد کو نہ توڑوں
اس دلبرِ ازل نے مجھ کو کہا یہی ہے

جب سے ملا وہ دلبر دشمن ہیں میرے گھر گھر
دل ہو گئے ہیں پتھر قدر و قضا یہی ہے

مجھ کو ہیں وہ ڈراتے پھر پھر کے در پہ آتے
تیغ و تبر دکھاتے ہر سُو ہوا یہی ہے

دلبر کی رہ میں یہ دل ڈرتا نہیں کسی سے
ہشیار ساری دنیا اک باؤلا یہی ہے

اس رہ میں اپنے قصّے تم کو مَیں کیا سُناؤں
دکھ درد کے ہیں جھگڑے سب ماجرا یہی ہے

دل کر کے پارہ پارہ چاہوں میں اک نظارہ
دیوانہ مت کہو تم عقلِ رسا یہی ہے

اے میرے یارِ جانی کر خود تو مہربانی
مت کہہ کہ لَنْ تَرَانِیْ تجھ سے رجا یہی ہے

فرقت بھی کیا بنی ہے ہر دم میں جانکنی ہے
عاشق جہاں پہ مرتے وہ کربلا یہی ہے

تیری وفا ہے پوری ہم میں ہے عیب دوری
طاعت بھی ہے ادھوری ہم پر بلا یہی ہے

تجھ میں وفا ہے پیارے سچے ہیں عہد سارے
ہم جا پڑے کنارے جائے بُکا یہی ہے

ہم نے نہ عہد پالا یاری میں رخنہ ڈالا
پر تو ہے فضل والا ہم پر کھلا یہی ہے

اے میرے دل کے درماں ہجراں ہے تیرا سوزاں
کہتے ہیں جس کو دوزخ وہ جاں گزا یہی ہے

محسوسات

(مکرم جناب نسیم سیفی صاحب)

کوئی طوفان سے مطمئن ہو گیا کوئی ساحل پہ بھی ہے سراپا گلہ
یوں تو ہے اپنا اپنا مقدّر مگر یہ مقدر بھی ہے ہمّتوں کا صلہ

اک طرف راہ میں کہکشاں بچھ گئی دوسری سمت ہر گام پر خار ہیں
دینے والے نے کیا جانئے کیوں دیا بس جو ملنا تھا سب کو وہی کچھ ملا

تجھ کو اسباب ملنے کو تو مل گئے تیری امید کے پھول تو کھل گئے
کامیابی ہے گر تیری منزل تو تُو دل کے تاروں سے عرشِ بریں کو ہلا

میکدے میں کچھ ایسے بھی میخوار ہیں جن کو احساس محرومیٔ جام ہے
ساقیا ساقیا اک نظر اس طرف ہم غریبوں کو اپنی نظر سے پلا

داورِ حشر میری کتابِ عمل میں فقط دو ورق ہیں توجہ طلب
اپنی غفلت سے میں کس طرح لٹ گیا، تیرے لطف و کرم سے مجھے کیا ملا

ظلمتِ شب سے پیدا ہوئی ہے سحر یہ بقا ہے کسی کی فنا کا ثمر
زندگی موت پر مسکرانے لگی موت سے مل گئی زندگی کو جلا

ان کی نگہِ کرم کی نوازش نسیمؔ اک حسیں مستقل مشغلہ مل گیا
زخمِ دل عمر بھر آپ سیتے رہیں پھر بھی یہ زخم رہ جائیگا ان سلا

(اپنے مقدس محبوب اور مشفق امام کے حضور)

(مکرم جناب چوہدری شبیر احمد صاحب)

مرے حبیب مری التجا ہے وانظرنا
ترے فقیر کے دل کی صدا ہے وانظرنا

نحیف کندھے ہیں کوتاہ دست بندہ ہوں
مگر تو صاحبِ جود و سخا ہے وانظرنا

مرے عمل میں خطا ضعف اور پستی ہے
مگر بلند ترا حوصلہ ہے وانظرنا

قدم قدم پہ سمجھتا ہوں میں گرا کہ گرا
ترا کرم ہی مرے واسطے عصا ہے وانظرنا

دلِ مریض کو دستِ شفا کی حاجت ہے
مسیحِ وقت کا تو نافلہ ہے وانظرنا

نہیں ہے پاس مرے کچھ خلوصِ دل کے سوا
گواہ جس پہ فقط اک خدا ہے وانظرنا

درِ حبیب پہ شبیر مستغیث ہے آج
ہر ایک ذرہ مرا ہمنوا ہے وانظرنا

"تشنہ روحوں کو پلادو شربتِ وصل و بقا"

(مجیب احمد صاحب ناصر۔ ربوہ)

آرہی ہے ارضِ افریقہ سے ہردم یہ صدا
"تشنہ روحوں کو پلادو شربتِ وصل و بقا"

آنے والا آگیا ہے لے کے پیغامِ بہار
گا رہی ہے ہر سمت گلشن میں یہ بادِ صبا

چھوڑ کر جنگ و جدل تم امن کا پیغام دو
چل رہی ہے اس جہاں پر ہر طرف جنگی ہوا

مُردہ ہونے کو کھڑی ہے اس گھڑی انساں کی روح
پھونک دو ہر روح میں تم زندگی کی اک جِلا

پرچمِ توحید لے کے چل دیا ہے قافلہ
جانے والے دوستو حامی تمہارا ہو خُدا

دشمنِ اسلام چاہے جس قدر کوشش کرے
بُجھ نہیں سکتا کبھی دینِ محمدؐ کا دیا

دن بدن بڑھتے چلے جاتے ہیں احمدؑ کے غلام
پھیل جائے گا جہاں میں نورِ احمدؐ مصطفےٰ

رحم کر اے میرے آقا میں ہوں اک عاجز غلام
آگیا ہوں لڑکھڑاتا تیرے در پر اے خُدا

ہو مبارک تم کو ناصرؔ یہ خلافت ثالثہ
نعرۂ انسانیت سے گونج اُٹھی ہے فضا

حضرت منشی امیر احمد صاحب امیر مینائیؒ کی ایک نادر غزل

خاکسار اپنی لائبریری کی کتابوں کو ترتیب دے رہا تھا۔ ایک کتاب جو پرانی سی ہے کے صفحہ ۲۹۱ پر ایک شعر پر نظر پڑی پڑھکر یہ تاثر ہوا۔ کہ اللہ اللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام یعنی مہدیٔ آخر زمان کے متعلق کس قدر حضور کے زمانہ کے بزرگوں اور دین سے محبت رکھنے والے لوگوں کو انتظار اور شوقِ دید و توقع اصلاح خلق وابستہ تھی۔ یہ کتاب جس کا میں نے ذکر کیا ہے۔ اس کے ٹائٹل کو خاکسار نے الٹ کر دیکھا اس پر تحریر ہے :۔ "دیوانِ امیر" معروف بہ اسمِ تاریخی "مرآۃ الغیب"

مطبع نامی منشی نول کشور واقع لکھنؤ میں مزین بہ طبع ہوا۔

اس کے آخری حصہ میں صفحہ ۳۴۸ پر شعر کے ذریعہ سن ۱۳۳۱ھ نکالا گیا ہے۔

یہ دیوان جیسا کہ اس کے فٹ ۳۴۷ سے ظاہر ہوتا ہے ۱۹۲۲ء میں بار ہشتم طبع ہوا۔ اس پر لکھا ہے ...... تصنیف انیف افصح الفصحا امیر الشعراء استاذ الاساتذہ مقتدانا مولانا حضرت منشی امیر احمد صاحب امیر مینائی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ۔

جس شعر کا یا جس نظم میں مذکورہ بالا تحریر کا خاکسار حوالہ دینا چاہتا ہے وہ کافی لمبی ہے لیکن اظہار مدعا کے لئے میں اسکے مطلع اور چند چیدہ اشعار لکھنا ہی کافی سمجھتا ہوں۔ جو یہ ہیں :۔

تارکِ ہستی سے اس کا آستاں نزدیک ہے　　بے نشانوں سے بہت، وہ بے نشاں نزدیک ہے

ہے ازل سے ساتھ نرم و سخت کا اس دہر میں　　کس قدر انساں کے دانتوں سے زباں نزدیک ہے

بامِ جاناں دُور کیا ہے کہتی ہے پروازِ شوق　　حوصلہ عالی اگر ہو آسماں نزدیک ہے

عشقِ صادق کی ہے آمد دل ہوس سے پاک کر　　صاف کرنا چاہیئے گھر، میہماں نزدیک ہے

دل ہے نالاں غم سے ٹپکا چاہتے ہیں اشک بھی　　آتی ہے بانگِ جرس اب کارواں نزدیک ہے

صورِ محشر کو کھلا دے سرمہ اے گردِ گناہ　　چُپ رہے وقتِ حسابِ عاصیاں نزدیک ہے

ہر طرف ہیں غول خضرِ راہ پوشیدہ امیرؔ
اب ظہور مہدیٔ آخر زماں نزدیک ہے

آخری شعر میں امیرؔ مینائیؒ نے نہایت مختصر الفاظ میں زمانہ کے دغول خضرِ راہ پوشیدہ) یعنی خضرِ راہ کا دعویٰ کرنے والوں کی گمراہی اور ان کی، نیز زمانہ کی صحیح راہنمائی کے لئے ظہور امام آخر الزمان مہدیٔ موعود کی ضرورت کو کس شدت سے محسوس کیا ہے اور انتظارِ شوق کا اظہار کیا ہے۔ وھو المراد۔

(خاکسار فیض عالم خاں فیضؔ چنگوی۔ حال مقیم کراچی)

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ کَبَدٍ (آیت)
(ہم نے یقیناً انسان کو رہینِ محنت بنایا ہے)

خدام الاحمدیہ میدانِ عمل میں

محترم صدر صاحب و مہتممین مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی مصروفیات

۔ ۱۵ امان کو محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور مکرم مہتمم صاحب مال نے ملتان کا دورہ فرمایا۔ اس موقعہ پر ملتان شہر کی مجلس عاملہ اور قائدین ضلع کے اجلاسوں میں محترم صدر صاحب اور مکرم مہتمم صاحب مال نے عہدیداران کو شعبہ وار تفصیلی ہدایات دیں۔

۔ ۱۵ امان کو ہی مکرم محمد اسلم صاحب صابر مہتمم تربیت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے قائدینِ مجالس ضلع ساہیوال کی ٹریننگ کلاس میں شرکت فرمائی۔ آپ نے مجالس کی مساعی کا جائزہ لینے کے بعد قائدین کو ضروری ہدایات دیں

۔ مکرم رفیق احمد صاحب ثاقب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ مجلس خدام الاحمدیہ ڈرگ روڈ کے کام کا جائزہ لینے کے لئے ۱۶ امان کو ڈرگ روڈ تشریف لے گئے۔ آپ نے مجلس کی مساعی کا جائزہ لینے کے بعد عہدیداران سے خطاب فرمایا جس میں ان کے کام پر خوشنودی کا اظہار فرمایا۔

۔ ۲۰ امان کو مجلس خدام الاحمدیہ سانگلا ہل نے "یوم والدین" منایا۔ اس روز ایک جلسۂ عام منعقد کیا گیا جس میں مکرم مہتمم صاحب تربیت نے مرکزی نمائندہ کی حیثیت سے خطاب فرمایا۔

۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دورۂ مغربی افریقہ کے لئے روانگی کے موقعہ پر ۹ شہادت کو محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ، مکرم معتمد صاحب، مکرم مہتمم صاحب مجالس بیرون اور مکرم مہتمم صاحب امور طلباء کو حضور کی معیت میں لاہور تک جانے کا شرف حاصل ہوا۔

۔ مکرم عطاء المجیب صاحب راشد مہتمم اطفال نے ۱۰ شہادت کو مجلس خدام الاحمدیہ سرگودھا شہر کے تحت منعقد ہونے والے "یوم والدین" کے پروگرام میں مرکز کی نمائندگی کی۔

۔ ۱۲ شہادت کو محترم صدر صاحب اور مکرم مہتمم صاحب مال نے گوجرانوالہ کی مقامی مجلس عاملہ اور قائدین ضلع کے اجلاسوں میں شرکت فرما کر مجالس کی مساعی کا جائزہ لیا۔ اور ضروری ہدایات دیں۔ یہ

تقریب مکرم افضل منیر صاحب قائد ضلع گوجرانوالہ نے پیدا کی تھی۔

● ۱۵ ہجرت کو جاری ہونے والی مرکزی تربیتی کلاس کے سلسلہ میں ۲۶ شہادت کو انتظامیہ کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوا۔ اس میں دس بارہ قائدین اضلاع نے شرکت کی۔

● ۱۵ ہجرت کو محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ مقامی کی ہفت روزہ تربیتی کلاس کا افتتاح فرمایا جس میں آپ نے کلاس میں شامل ہونیوالے خدام کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو اختیار کرنے اور صداقت، پابندیٔ نماز، محنت کی عادت اور دعا کو اپنا شعار بنانے کی تلقین فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ خدام کا فرض ہے کہ وقت کی قیمت کو پہچانیں اور اپنی زندگیوں کا کوئی لمحہ بیکار نہ جانے دیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ بہاولپور کی قابلِ قدر مساعی

● ماہ امان میں مجلس خدام الاحمدیہ بہاولپور کے زیر انتظام پانچ خدام پر مشتمل دو طبی وفود ترتیب دیئے گئے جنہوں نے بہاولپور ضلع کے ۴ دور افتادہ دیہات میں جا کر تقریباً ۸۰ مریضوں کو نہ صرف طبی مشورہ دیا بلکہ ان کا مکمل معائنہ کرنے کے بعد ان مریضوں کو تقریباً مبلغ -/۱۸۰ روپیہ کی بیش قیمت ادویات مفت فراہم کیں۔ ان وفود نے تقریباً ۲۹۳ میل کا مجموعی سفر طے کیا۔

● مجلس مقامی کے تحت ۸ خدام کا مکمل طبی معائنہ کروایا گیا جس میں خون، پیشاب اور بلغم کا معائنہ اور X RAY بھی شامل ہے۔

● مجلس مرکزیہ کے ارشادات اور ہدایت کی تعمیل میں اس وقت تک ۷ خدام کی خون کی grouping اور Matching ہو چکی ہے مزید کوشش جاری ہے۔

● مجلس کی تحریک پر بچوں اور ان کے والدین نے بڑے شوق کے ساتھ درسی کتب مجلس کے پاس جمع کروانی شروع کر دی ہیں اس وقت تک ۷۵ کے قریب کتب جمع ہو چکی ہیں۔ اور ساتھ ساتھ ان کتب کو مستحق طلباء و طالبات میں تقسیم کرنا شروع کر دیا گیا ہے۔

مجلس خدام الاحمدیہ ڈرگ روڈ کی تعلیمی مساعی

● مجلس خدام الاحمدیہ ڈرگ روڈ نے ۹ تبلیغ تا ۱۵ تبلیغ ہفتہ تعلیم منایا۔ ہفتہ تعلیم کا پروگرام ۱۵۰ کی تعداد میں سائیکلوسٹائل کروا کر ہر خادم تک پہنچایا گیا۔ ہفتہ تعلیم کے دوران تین حلقہ جات میں تعلیم القرآن کلاس جاری رہی اوسط حاضری ۲۷ رہی ۲۰ خدام کو کلاس میں شامل ہونے کی تحریک کی گئی۔ ۲۸ خدام سے نماز باترجمہ سنی گئی اور نماز کے ضروری مسائل بتلائے گئے۔ بزمِ حسنِ بیان کے تحت حلقہ جات میں چار اجلاس ہوئے جن میں ۹ خدام نے تقاریر کی مشق کی گشتی لائبریری کے ذریعہ ۲۶ خدام کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب جاری کی گئیں۔ قرأت۔ بیت بازی اور فی البدیہہ تقاریر کے مقابلے ہوئے۔ دو حلقہ جات میں گشتی لائبریری قائم کی گئی۔ گشتی لائبریری کے لئے ۱۰۰ عدد کتب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بطور عطیہ حاصل کی گئیں حلقہ جات کے ۱۱ دورے کئے گئے۔ ۵۳ خدام کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مطالعہ کرتے رہے۔

● تفسیر سورۃ فاتحہ کو خدام تک پہنچانے کے لئے یکم تا ۷ احسان خاص کوشش کی گئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۱۳ خدام نے اس ہفتہ کے دوران سورۃ فاتحہ کی تفسیر خریدی اس طرح اب کل ۲۳ خدام کے پاس سورۃ فاتحہ کی تفسیر موجود ہے۔

● ماہ احسان میں مجلس ہذا کے چار حلقہ جات میں سہ روزہ تعلیمی کلاسز کا انعقاد کیا گیا۔ اوسط حاضری ۳۳ رہی۔

● تعلیمی امور پر غور کرنے کے لئے شعبہ تعلیم کے تحت ۱۹ شہادت کو مسجد احمدیہ میں ایک تعلیمی کانفرنس منعقد کی گئی۔ اس کانفرنس میں شعبہ تعلیم کی پانچ ماہ کی مساعی کی رپورٹ ناظم تعلیم محمد الیاس صاحب مرزا نے پیش کی اس کے بعد تعلیمی امور پر غور کیا گیا۔ کانفرنس کی کارروائی تین گھنٹہ تک جاری رہی۔

سیر و تفریح اور روحانی ماحول

● مجلس خدام الاحمدیہ حیدر آباد نے ۱۸ احسان کو "کسانو موری" کے مقام پر پکنک منائی جس میں تقریباً ۶۰ خدام، اطفال اور انصار نے شرکت کی۔ اس موقعہ پر ورزشی مقابلہ جات کے علاوہ تقاریر، نظم خوانی اور سورۃ البقرہ کی سترہ آیات کے ترجمہ و تفسیر کے مقابلے بھی ہوئے۔ آخر میں خدام کو فرسٹ ایڈ کی ٹریننگ دی گئی۔

● ۲۳ احسان کو مجلس خدام الاحمدیہ ڈھاکہ نے "ٹاؤ جک" کے مقام پر پکنک منانے کا پروگرام بنایا۔ چنانچہ فجر کے وقت پچاس خدام اور چھ اطفال جناب ایس۔ ایم حسن صاحب امیر جماعت احمدیہ ڈھاکہ کی سرکردگی میں روانہ ہوئے۔ پکنک کے مقام پر کھیلوں میں سے میرو ڈبہ۔ والی بال اور تیراکی کے مقابلے ہوئے اور علمی مقابلہ جات میں تلاوت اور نظم کے علاوہ سورۃ البقرہ کی سترہ آیات کے حفظ مع ترجمہ کا مقابلہ بھی شامل تھا۔ پکنک کے دوران ایک بے بی ٹیکسی کو حادثہ پیش آگیا۔ خدام نے فرسٹ ایڈ بہم پہنچائی اور زخمیوں کو ڈھاکہ پہنچا دیا

● مجلس خدام الاحمدیہ سرگودھا شہر کے زیر انتظام ۳۷ خدام اور ۲۸ اطفال نے ۵ شہادت کو استقلال کالونی میں ایک شاندار پکنک منائی۔ کالونی شہر سے تقریباً اڑھائی میل کے فاصلہ پر واقع ہے وہاں پر سرسبز و شاداب اور کھلی فضا میں ٹینٹ نصب کیا گیا۔ خدام نے نہر میں تیراکی سے لطف اٹھایا۔ اس موقعہ پر مختلف علمی اور ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ خدام نے ملکر کھانا کھایا۔ نمازیں باجماعت ادا کیں اور اجتماعی دعا کی۔

خدمتِ خلق و وقارِ عمل

★ کرونڈی ضلع خیرپور کے تیس خدام، انصار و اطفال نے دو دن تک ہر ایکڑ گندم کی کٹائی کی اس وقارِ عمل کے ذریعہ دو بوری گندم

حاصل ہوئی جسے مستحقین میں تقسیم کر دیا گیا۔

★۔ مجلس خدام الاحمدیہ پنڈی بھاگو ضلع سیالکوٹ کے خدام نے ایک مسمار شدہ راستہ کی مرمت کے لئے مسلسل پانچ گھنٹے تک وقار عمل کیا۔

★۔ مجلس خدام الاحمدیہ جاسکے چیمہ ضلع سیالکوٹ کے خدام نے ایک وقار عمل کے ذریعہ ارد گرد کی صفائی کے لئے تین سو فٹ کچی سڑک کی مرمت کی جس سے آمد و رفت میں بھی سہولت پیدا ہو گئی۔

★۔ چک ۶/ ایل-۱۱ ضلع ساہیوال کی مجلس خدام الاحمدیہ نے ماہِ اخاء میں ۱۲ مریضوں کے مفت علاج اور تیمارداری کا بندوبست کیا۔ اور ایک ہزار روپیہ کے قریب قرضہ حسنہ دیا۔ نیز چار گھروں میں سودا سلف لا کر دیا جاتا رہا۔

مرکز کی مساعی

★ مجلس خدام الاحمدیہ کی مرکزی لائبریری میں علمی مجالس کے پروگرام کے تحت ماہِ شہادت میں مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے مسلمان فرقوں کے مسلک پر روشنی ڈالی۔

★ دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی دوسری منزل کے بلاک کی تعمیر کا کام جاری ہے نصف حصہ پر چھت پڑ چکی ہے۔ اور باقی نصف حصہ کی چھت زیر تعمیر ہے۔ علاوہ ازیں "ایوانِ محمود" کی چھت کے اندرونی حصہ کو روغن کیا جا رہا ہے۔

★ ماہِ شہادت میں مرکزی لائبریری میں متعدد کتب کا اضافہ کیا گیا ہے۔ جن کتب کا اضافہ کیا گیا ہے ان میں صحاح ستہ (مترجم) کا مکمل سیٹ، طبری کی تمام جلدیں اور ریڈیو کی صنعت اور کھیلوں کے متعلق کتب شامل ہیں۔

★ مشرقی پاکستان کی مجالس کی تنظیم نو کی گئی ہے اور قائدین اضلاع مقرر کئے گئے ہیں۔ نیز بنگلہ میں خط و کتابت کا انتظام کیا گیا ہے۔ اور بنگلہ میں رپورٹ فارم طبع کروائے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں سورۃ البقرہ کی ابتدائی سترہ آیات کا ترجمہ بھی بنگلہ زبان میں شائع کروا دیا گیا ہے۔

قلمی معاونت

ماہِ شہادت میں مندرجہ ذیل مجالس کے خدام نے "خالد" کی قلمی معاونت فرمائی ہے:۔

ربوہ۔ کراچی۔ لاہور۔ گنج مغلپورہ، راولپنڈی۔ لائلپور۔ میرپور خاص۔ نوشہرہ اور بھکر۔

ادارہ ان مجالس اور خدام کی مساعی کا ممنون ہے۔ اس سلسلہ میں دیگر مجالس سے بھی تعاون کی اپیل کی جاتی ہے۔ (ادارہ)

شعبۂ اطفال کی طرف توجّہ دیجئے

شعبہ اطفال الاحمدیہ مجلس خدام الاحمدیہ کے شعبہ جات میں سے ایک نہایت اہم شعبہ ہے قائدین مجالس اور خدام بھائیوں سے درخواست ہے۔ کہ وہ اس شعبہ کے کاموں کی طرف خاص توجہ دیں۔ اور وقتاً فوقتاً اپنے زیر اثر اطفال کی نگرانی اور مناسب راہنمائی کرتے رہا کریں۔ تاکہ وہ مجلس کے کاموں میں بھرپور حصّہ لے کر ایک مفید اور کارآمد وجود بن سکیں۔

ان دنوں میں خاص طور پر تین باتوں کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے:۔

۱۔ ماہانہ رپورٹ :۔

ہر مجلس کی طرف سے کارگذاری کی ماہانہ رپورٹ اگلے ماہ کی پندرہ تاریخ تک آجانی چاہیئے۔ رپورٹ کے لئے علیحدہ فارم مقرر ہے۔ مرکز سے یہ فارم منگوا کر رپورٹ باقاعدگی سے بھجوایا کریں۔

۲۔ سالانہ مرکزی انتخابات :۔

اطفال کے لئے ہر سال چار مرکزی امتحانات منعقد ہوتے ہیں۔ یعنی ستارۂ اطفال۔ ہلالِ اطفال، قمرِ اطفال اور بدرِ اطفال۔ امسال یہ امتحانات ۲۹ مئی بروز جمعہ منعقد ہوں گے۔ تمام اطفال کی کسی نہ کسی امتحان میں شمولیت ضروری ہے۔ اس کے لئے ابھی سے تیاری شروع کروا دینی چاہیئے۔

۳۔ سترہ آیات :۔

اطفال کے لئے ایک ضروری پروگرام یہ ہے کہ وہ سُورۂ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات زبانی یاد کرلیں قائدین مجالس کوشش فرمائیں کہ سب کے سب اطفال جلد از جلد یہ آیات یاد کرلیں۔ آیات یاد کرنیوالے سب اطفال کو سنداتِ خوشنودی جاری کی جاتی ہیں۔

عطاء المجیب راشد

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

زرّیں اقوال دربارۂ علم

(۱) ربّ زدنی علماً۔ اے میرے رب میرے علم میں زیادتی فرما۔ (قرآن پاک)

(۲) علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین جانا پڑے۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم)

(۳) علم بغیر عمل وبال ہے اور عمل بغیر علم گمراہی ہے۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم)

(۴) علم عمل کو آواز دیتا ہے پس اگر وہ جواب دے تو ٹھہرتا ہے ورنہ کوچ کر جاتا ہے۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم)

(۵) علم پیمبروں کی میراث ہے اور مال کفار (فرعون وقارون وغیرہ) کی۔ (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ)

(۶) علم بغیر عمل ایک آزار ہے اور عمل بغیر اخلاص بیکار ہے۔ (حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

(۷) علم مال سے بہتر ہے کیونکہ علم تمہاری حفاظت کرتا ہے اور تم مال کی حفاظت کرتے ہو۔ (حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

(۸) علم وہی ہے جو خدا تعالیٰ کا خوف زیادہ کرے۔ ذاتی برائیوں سے واقف کرے۔ خدا کی عبادت کا ذوق دل میں پیدا کرے۔ دنیا کی طرف سے ہٹائے اور برے افعال سے دور رکھے۔ (حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ)

(۹) علم کی مثال دریا کی ہے اس میں سے کتنا ہی خرچ کرو یہ کم نہیں ہوگا۔ (حضرت سلمان فارسی رضی)

(۱۰) علم و بردباری انسان کی سیرت کو آراستہ کرتی ہے۔ (حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

(۱۱) علم کا مطالعہ کرو اور وہی اپنے دل کے حالات جاننے کا ذریعہ ہے۔ (حضرت امام غزالی رح)

(۱۲) علم کثرت روایت سے نہیں بلکہ وہ تو ایک نور ہے جو اللہ تعالیٰ دل میں رکھ دیتا ہے۔ (امام مالک رح)

(۱۳) علم سے مراد عمل ہے اگر تم اپنے علم پر عمل کرتے تو دنیا سے بھاگتے کیونکہ علم میں کوئی ایسی شے نہیں جو محبتِ دنیا پر دلالت کرے۔ (حضرت غوثِ اعظم رح)

(۱۴) علم الہام کیا جاتا ہے نیکوں کو، اور بدبخت اس سے محروم رکھے جاتے ہیں۔ (حضرت مجدد الف ثانی رح)

(۱۵) خدا کی خشیت اور تقویٰ علم ہی سے پیدا ہوتا ہے۔ (قرآنِ حکیم)

(مرسلہ۔ مکرم عبدالمالک صاحب۔ نائب قائد ضلع مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور)

ماہِ ہجرت/مئی کے چند اہم تاریخی واقعات

(۱) ماہِ ہجرت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مکّہ سے ہجرت کر کے مدینہ میں سکونت اختیار فرمائی۔

(۲) ۲۱ر مئی ۱۸۷۹ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا برہمو سماج سے تحریری مباحثہ ہؤا۔

(۳) مئی ۱۸۹۴ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نور الحق حصہ دوم بزبانِ عربی تصنیف فرمائی جس میں اِنَّ لِمَهْدِيِّنَا آيَتَيْنِ کے مطابق چاند و سورج گرہن کے نشان کی وضاحت فرمائی۔

(۴) ۲۴ر مئی ۱۸۹۵ء کو حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی ولادت باسعادت ہوئی۔

(۵) ۲۷ر مئی ۱۸۹۷ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک رسالہ بنام "تحفہ قیصریہ" تصنیف فرما کر ملکہ وکٹوریہ کو تثلیث سے تائب ہو کر قرآن مجید کی سچی اور پُر حکمت تعلیم سے روشناس ہونے کی نہایت لطیف رنگ میں دعوت دی۔

(۶) ۲۸ر مئی ۱۹۰۳ء کو تعلیم الاسلام کالج قادیان کا افتتاح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پڑھکر سنانے سے کیا گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مولوی عبد الکریم صاحبؓ سیالکوٹی کو اپنی طرف سے یہ پیغام دے کر بھجوایا تھا۔

(۷) مئی ۱۹۰۳ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پنجابی میں الہام ہؤا۔ "جے توں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو"

(۸) مئی ۱۹۰۵ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رؤیا میں یہ الفاظ لکھے ہوئے دیکھے۔ "آہ نادر شاہ کہاں گیا"۔ ان مختصر الفاظ میں حکومت افغانستان کے متعلق ایک زبردست انقلاب کے رونما ہونے کی طرف اشارہ ملتا ہے۔ ۱۹۲۹ء میں جب امیر امان اللہ خاں کی حکومت کا تختہ حبیب اللہ خاں نے الٹ دیا تو افغانوں نے نادر خاں کو فرانس سے بلوا کر تختِ حکومت ان کے سپرد کیا۔ نادر خاں نے تخت نشین ہوتے ہی اپنے خاندانی لقب "خاں" کو چھوڑ کر "شاہ" کا لقب اختیار کیا۔ اور اس طرح پیشگوئی کے الفاظ کے مطابق نادر شاہ کہلایا۔ اور پھر تین سال کے بعد عین دن کے وقت ایک شخص کے ذریعہ سے مجمع عام میں قتل کیا گیا۔ شان و شوکت کے عالم میں موت کے

اچانک حادثہ کو دیکھکر سارا عالم پکار اٹھا "آہ نادر شاہ کہاں گیا!"

(۹) ۲۶ر مئی ۱۹۰۶ء کو حضرت مرزا البشیر احمد صاحبؓ کی شادی ہوئی۔

(۱۰) ۲۰ر مئی ۱۹۰۸ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا "الرّحیل ثمّ الرّحیل والموت قریبٌ"۔ جو چند دنوں بعد حضورؑ کی وفات کی صورت میں پورا ہوا۔

(۱۱) ۲۶ر مئی ۱۹۰۸ء کو حضرت امام الزمان علیہ السلام کا وصال لاہور میں ہوا۔

(۱۲) ۱۳ر مئی ۱۹۳۳ء کو حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حرم حضرت سارہ بیگم صاحبہؓ کا قادیان میں انتقال ہوا۔

(۱۳) ۶ر مئی ۱۹۳۵ء کو تحریک جدید کے ماتحت مندرجہ ذیل مبلغین پر مشتمل مجاہدین کا پہلا قافلہ اعلائے کلمۂ اسلام کے لئے قادیان سے روانہ ہوا۔ (۱) مولوی غلام حسین صاحب ایاز (سنگاپور) (۲) صوفی عبدالغفور صاحب (چین) (۳) صوفی عبدالقدیر صاحب نیاز (جاپان)

(۱۴) ۹ر مئی ۱۹۳۵ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے عہد خلافت میں پہلی دفعہ قادیان سے سندھ کا سفر اختیار فرمایا۔

(۱۵) ۱۱ر مئی ۱۹۴۲ء کو عالم اسلام کی قدیم ترین یونیورسٹی جامعہ ازہر کی جماعت "کبار العلماء" کے رکن علامہ محمود شلتوت نے قاہرہ کے ہفت روزہ "الرّسالۃ" کی جلد ۱۰ شمارہ ۴۶۲ میں "رفع عیسٰی" کے زیر عنوان مسیح کے طبعی طور پر وفات پاکر روحانی درجات میں رفع ہونے کا معرکۃ الآراء فتویٰ دیا۔ اور قرآن مجید کی آیات سے وفات مسیح کو ثابت کیا۔

(۱۶) ۱۱ر مئی ۱۹۴۴ء کو تحریک جدید کے سرمایہ سے قادیان میں "فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ" کے تحقیقی ادارہ کی بنیاد رکھی گئی۔

(۱۷) ۲۱ر مئی ۱۹۵۱ء کو ربوہ میں ٹیلیفون کا اجرا ہوا۔

(م۔ک۔د)

(ذکرِ الٰہی بقیہ صٓ)

لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُھُمْ لِذِکْرِ اللّٰہِ۔ میرے کان میں پڑی...... اسی وقت گھر آیا اور عیش و طرب کے سب سامان توڑ ڈالے اور حج کیلئے روانہ ہوگیا۔"

(الفضل ۶ر اکتوبر ۱۹۴۲ء)

تقرر عہدیداران خدام الاحمدیہ مرکزیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مندرجہ ذیل اصحاب کو خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا عہدیدار مقرر کیا گیا ہے:۔

۱۔ نائب صدر ۔ مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب
۲۔ مہتمم عمومی ۔ ؍؍ محمد شفیق صاحب قیصر
۳۔ مہتمم صنعت و تجارت ۔ ؍؍ چوہدری ناصر احمد صاحب۔
۴۔ مہتمم امور طلباء ۔ صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب۔ (صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ

شناخت

نیویارک (امریکہ) کے دو مشہور سائنسدانوں ڈاکٹر "کارلیٹن سیمین" اور ڈاکٹر ایراگولڈ سیلین نے اپنے بے شمار تجربات کی بناء پر اس حقیقت کو منکشف کیا کہ جس طرح لوگوں کے انگوٹھوں کے نشان مختلف ہوتے ہیں اسی طرح ہر شخص کی آنکھ کے ڈیلے پر خون کی رگیں ایک ہی طرز کی نہیں ہوتیں۔ انہوں نے عدالت اور پولیس کو مشورہ دیا کہ بوقت ضرورت وہ انگوٹھے کی بجائے آنکھوں کی تصویر لے لیا کریں۔ اس سے شناخت میں آسانی ہو جاتی ہے کیونکہ لوگ اپنے انگوٹھے کی جلد کو ضائع کر سکتے ہیں لیکن آنکھیں پھوڑنا شاید ہی کوئی پسند کرے۔ آنکھ کی رگوں کی تصویر ایک خاص قسم کے کیمرے سے ایسے پردے پر لی جاتی ہے جو چھوٹے چھوٹے مربع حصص میں منقسم ہوتا ہے۔

اس سے قبل ڈاکٹر کال لانڈسرنیز نے ۱۹۳۰ء میں یہ معلوم کر کے نوبل پرائز حاصل کیا کہ لوگوں کے خون کے ذرات مختلف ہوتے ہیں اسی لئے ان کی مدد سے کسی خاص آدمی کی شناخت بآسانی ہو سکتی ہے اس کے علاوہ ہر شخص کی آنکھ کا رنگ مختلف ہوتا ہے۔ ڈاکٹر "پال پوپنیو" کا تجربہ ہے کہ ہر شخص کے بال کے اُگنے کا طریقہ اور بھونرے کا سائز خاندانی ہوتا ہے ؛

(خاں جواد رشید خاں۔ لائلپور)

مَیں احمدی کیوں ہوں؟

مَیں احمدی ہوں کیونکہ احمدیت کا خدا ایک زندہ خدا ہے۔ ایک خدا جو اپنی ذات اور صفات کے لحاظ سے کسی کا شریک نہیں جو ازلی اور ابدی ہے۔ جو اَب بھی بولتا ہے جیسا کہ پہلے بولتا تھا۔ اب بھی سنتا ہے جیسے پہلے سنتا تھا۔ اپنے بندوں سے بہت پیار کرنے والا۔ وہ خدا جو اُس وقت جاگتا ہے اور ہماری حفاظت کرتا ہے جب ہم سوئے ہوئے ہوتے ہیں۔ وہ دشمن کو دیکھتا ہے اور اس کے حملہ کو توڑتا ہے۔ جبکہ ہم دشمن سے غافل ہوتے ہیں۔

(منیر احمد بٹ۔ لیاقت آباد۔ کراچی)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشقِ رسولؐ

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ آپ لاہور ریلوے سٹیشن پر نماز کے لئے وضو فرما رہے تھے کہ پنڈت لیکھرام آیا اور آپ کو سلام کیا۔ آپ نے اپنا منہ دوسری طرف پھیر لیا۔ اس نے سمجھا کہ آپ نے

سُنا نہیں۔ وہ دوسری طرف سے آیا اور آپ کو پھر سلام کہا۔ آپ نے کوئی جواب نہ دیا۔ تیسری مرتبہ بھی اس کے سلام کا جواب نہ دینے پر کسی صحابی نے عرض کیا۔ یا حضرت! پنڈت لیکھرام آپ کو سلام کرتا ہے آپ نے نہایت غصہ سے فرمایا کہ ہمارے آقا کو تو گالیاں دیتا ہے اور ہمیں سلام کرتا ہے۔

ایک جگہ آپ فرماتے ہیں:۔

بعد از خدا بعشقِ محمدؐ مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

کہ خدا تعالیٰ کے بعد میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑا عاشق ہوں اگر یہ بات کفر ہے تو خدا کی قسم میں سخت کافر ہوں۔ (درثمین فارسی)

اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں۔

"کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔ ۔۔۔ آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم مرتبہ کوئی اور کتاب ہے۔" (کشتی نوح)

(عبدالعزیز خان قائد مجلس خدام الاحمدیہ بھکر)

اسلام اور دولت

حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ ایک بہت بڑے تاجر اور مالدار شخص تھے۔ ایک دفعہ ان کا ایک تجارتی قافلہ ۷۰۰ اونٹوں پر مشتمل جن پر گیہوں، آٹا اور دیگر اشیاء خوردنی بار تھیں مدینہ آیا۔ چونکہ یہ غیر معمولی بات تھی ۔ تمام مدینہ میں چرچا ہوا۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ عبدالرحمٰن جنت میں رینگتے ہوئے داخل ہوں گے۔ حضرت عبدالرحمٰن تک یہ خبر پہنچی۔ تو آپ نے پورا قافلہ معہ اسباب و سامان حتیٰ کہ کجاوے تک راہِ خدا میں دے دیا۔ دو مرتبہ آپ نے یک مشت چالیس چالیس ہزار دینار راہِ دین میں قربان کئے۔ ایک غزوہ کے موقعہ پر آپ نے ۵۰۰ اونٹ اور ۵۰۰ گھوڑے خرید کر جہاد کے لئے حاضر کئے۔

جب آپ کی وفات کا وقت قریب آیا تو وفات کے وقت بھی آپ نے پچاس ہزار دینار اور ایک ہزار گھوڑے راہ خدا میں وقف کرنے کی وصیت کی۔ نیز اس وقت تک جو بدری صحابیوں میں سے زندہ تھے ان میں سے ہر ایک کے لئے چار چار سو دینار کی وصیت کی اور ایک سو بدری صحابہ نے جن میں حضرت عثمانؓ بھی تھے بخوشی فائدہ اُٹھایا۔

آپ کی وفات کے بعد انکے ورثاء نے سونے کی اینٹوں کو تقسیم کرنے کے لئے کلہاڑیوں سے کٹوایا تھا اور کاٹنے والوں کے ہاتھوں میں آبلے پڑ گئے تھے۔ نقد دولت میں سے بیویوں کو آٹھویں حصہ میں سے اسی اسی ہزار دینار آئے تھے۔ ہزاروں اونٹ اور بکریاں انکے ـــ

[illegible]

علم الحدیث

کتب حدیث کی اقسام

(مکرم ملک رفیق احمد صاحب۔ ربوہ)

کتب حدیث کی آٹھ بڑی اقسام ہیں جن کے تحت تمام کتب حدیث کو رکھا جا سکتا ہے سب سے اہم قسم کا نام جامع ہے۔ محدثین کی اصطلاح میں جامع حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں مندرجہ ذیل آٹھ علوم کے متعلق احادیث موجود ہیں۔

۱۔ احادیث العقائد۔ ۲۔ احادیث الاحکام ۳۔ احادیث الرقاق۔ ۴۔ احادیث اداب الاکل والشرب ۵۔ احادیث السفر والقیام والقعود۔ ۶۔ احادیث المتعلقۃ بالتفسیر والتاریخ والسیر۔ ۷۔ احادیث الفتن۔ ۸۔ احادیث المناقب والمثالب۔

جن کتب حدیث میں ان آٹھ علوم کے متعلق احادیث ہیں وہ صحیح کہلائیں۔ بخاری اور ترمذی دونوں میں ان علوم کے متعلق احادیث موجود ہیں۔ جس کی وجہ سے یہ دونوں جامع کہلاتی ہیں۔ صحیح مسلم کو صاحب کشف الظنون نے جامع گنا۔ لیکن اس کے متعلق اختلاف ہے کیونکہ اس میں تفسیر کے متعلق احادیث موجود نہیں۔

ان آٹھ علوم کے متعلق الگ الگ مختلف کتب بھی تصنیف کی گئی ہیں۔

اول۔ عقائد کے متعلق احادیث اگر جمع کردی جائیں تو ان کتب کو اصطلاح میں علم التوحید کا نام دیا جاتا ہے۔ مثلاً ابی بکر خزیمہ نے کتاب التوحید لکھی ہے اور بیہقی نے کتاب الاسماء والصفات لکھی۔

دوم۔ احادیث الرقاق یعنی وہ احادیث جو دل میں رقت پیدا کرتی ہیں۔ اس علم کو علم السلوک والزہد کہا جاتا ہے۔ کتاب الزہد کے متعلق امام احمد۔ عبداللہ بن المبارک اور دوسرے بہت سے بزرگوں نے کتابیں لکھی ہیں۔

سوم۔ احادیث الآداب کے بارے میں امام بخاری نے ایک بڑی تفصیلی کتاب لکھی ہے جس کا نام "الادب المفرد" ہے۔

چہارم:۔ احادیث المتعلقۃ بالتفسیر یعنی ان احادیث کا مجموعہ جو تفسیر سے تعلق رکھتی ہیں۔ مثلاً ابن رودویہ نے تفسیر لکھی۔ تفسیر الدیلمی اور تفسیر ابن جریر بھی مشہور تفاسیر ہیں۔ جز الدر المنثور بھی جس میں ان سب تفاسیر کو یکجا بیان کر دیا گیا۔

پنجم۔ احادیث التواریخ والسیر کی کتب کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا۔ ایک وہ کتب جن میں آسمان و زمین، حیوانات، جن، شیاطین، ملائکہ انبیاء سابقہ، امم سابقہ کے متعلق احادیث جمع ہیں

ان کو بدء الخلق کا نام دیا گیا ہے۔ دوسرا حصہ وُہ ہے جس میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم یا صحابہ کے حالات پیدائش سے وفات تک کے درج ہیں۔ ان کو سیرۃ کا نام دیا جاتا ہے۔ سیرۃ ابن ہشام، سیرۃ ابن اسحٰق، سیرۃ ملا عمر وغیرہ۔ اس بارے میں بھی بہت سی کتب تصنیف کی گئی ہیں۔ مثلاً سید جمال الدین محدث نے روضۃ الاحباب کتاب لکھی۔ عبد الحق دہلوی نے مدارج النبوۃ کتاب لکھی اور السیرۃ الشامیہ اور المواہب۔ اللدنیہ بھی سیر کے متعلق کتب ہیں۔

ششم۔ احادیث المناقب و المثالب ان کو علم المناقب کا نام دیا جاتا ہے اس فن کے متعلق بہت سی کتب تصنیف کی گئی ہیں۔ اور یہ متنوع قسم کی ہیں۔ بعض میں اصحاب اور آل کے حالات ہیں۔ مثلاً مناقب قریش، مناقب الانصار۔ مناقب العشرۃ المبشرۃ جس کا اصل نام "الریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ" ہے نیز ذخائر العقبیٰ جس میں ذوی القربیٰ کے حالات درج ہیں۔ حلیۃ الکنیت میں اہل بیت کے مناقب، الدیباج میں ازواج کے مناقب درج ہیں۔

۲۔ سنن۔ کتب حدیث کی دوسری قسم سنن ہے۔ اصطلاح میں اس سے مراد وہ کتب ہیں۔ جن میں احادیث الاحکام کو فقہی ابواب کے مطابق بیان کیا جائے یعنی کتاب الطہارۃ سے شروع ہو اور کتاب الوصایا تک پہنچے۔ اس بارہ میں بہت سی کتب تصنیف کی گئی ہیں۔ جیسے سنن ترمذی، سنن ابو داؤد، سنن نسائی اور سنن ابن ماجہ وغیرہ

۳۔ کتب حدیث کی تیسری بڑی قسم مسانید ہے مسند اصطلاح میں ان کتب حدیث کو کہتے ہیں جو صحابہ کی ترتیب کے مطابق ہوں خواہ ان کا ذکر حروف تہجی کے مطابق ہو یا اسلام قبول کرنے کے لحاظ سے یا نسب اور شرافت کے لحاظ سے ہو۔ اگر حروف تہجی کے لحاظ سے جمع کی جائیں۔ تو اس لحاظ سے حضرت ابو بکر صدیقؓ کی احادیث پہلے آئیں گی بعد میں اسامہ بن زید پھر انس بن حارث اور اس کے بعد دوسرے صحابہ آئیں گے۔ اور اگر اسلام قبول کرنے کے لحاظ سے ہوں تو عشرہ مبشرہ اور خلفاء کی احادیث پہلے لی جائیں گی پھر اہل بدر کی پھر اہل حدیبیہ اور اہل فتح مکہ کی پھر بنات طاہرات کی۔ اور اگر قبائل اور انساب کے لحاظ سے احادیث لی جائیں تو سب سے قبل بنی ہاشم کی احادیث لی جائیں گی پھر ان اقرباء کی جو خاندانی لحاظ سے زیادہ قریبی ہیں۔ اس لحاظ سے حضرت عثمانؓ کی احادیث حضرت ابو بکرؓ سے قبل قبول کی جائیں گی۔ اسی طرح طلحہ بن عبید اللہؓ کی احادیث عمر بن خطابؓ کی احادیث سے پہلے لی جائیں گی۔

۴۔ چوتھی بڑی قسم معاجم ہے۔ اصطلاح محدثین میں معجم اس کو کہتے ہیں کہ جس میں شیوخ کی ترتیب سے احادیث قبول کی جائیں۔ اس ترتیب میں شیخ کی وفات کو بھی مدنظر رکھا جاتا ہے یا حروف تہجی کو یا

تفضیلت اور تقدم کو یا علم اور تفوق کو بھی ملحوظ رکھا جاتا ہے لیکن زیادہ معاجم میں حروف ہجاد کی ترتیب ہی استعمال کی جاتی ہے۔ طبرانی کی معاجم اس قسم میں مشہور ہیں۔ جامع کبیر کو صحابہؓ کی ترتیب سے مرتب کیا گیا ہے۔

۵۔ **اجزاء**۔ پانچویں بڑی قسم جزء ہے جس میں ایک ہی صحابی کی روایات اکٹھی کر دی جاتی ہیں خواہ وہ راوی طبقہ صحابہ سے ہو یا بعد کے طبقہ سے تعلق رکھتا ہو جیسے جزء حدیث ابی بکر میں حضرت ابوبکرؓ کی احادیث جمع ہیں۔ جزء حدیث مالک میں حضرت امام مالکؒ کی احادیث کو جمع کیا گیا ہے۔ اس قسم میں کسی ایک باب کے متعلق بھی احادیث اکٹھی کر دی جاتی ہیں۔ جیسے ابو بکر بن ابی الدنیا نے باب النیۃ اور خرم الدنیا کے بارے میں کتب لکھی ہیں۔ حضرت امام سیوطی اور ابن حجران کی تالیف خاص ملکہ رکھتے تھے۔

۶۔ **رسائل**۔ وہ آٹھ امور جن کا تذکرہ جامع کے ضمن میں آیا تھا۔ ان کو مدنظر رکھ کر الگ الگ کتب تصنیف کی گئی ہیں اور ان کو شمار کرنا مشکل ہے عجالہ نافعہ میں لکھا ہے کہ جلال الدین سیوطی اور امام ابن حجران کی تالیف میں مہارت رکھتے تھے۔

۷۔ **اربعین**۔ ساتویں بڑی قسم اربعین ہے ان مجموعہ احادیث کو چہل احادیث۔ یا چالیس جواہر پارے بھی کہا جاتا ہے اس کے مرتب کرنے کے دو طریق ہیں، یا تو مختلف امور کے متعلق چالیس احادیث اکٹھی کر دی جاتی ہیں اور اس کے لئے اس بات کا بھی خیال نہیں رکھا جاتا۔ کہ ان کی سند ایک ہے یا مختلف سندیں ہیں یا ایک ہی باب کے متعلق چالیس احادیث اکٹھی کر دی جاتی ہیں۔ اس قسم کی بہت سی کتب تصنیف کی گئی ہیں۔

۸۔ **المستدرک**۔ آٹھویں بڑی قسم مستدرک ہے اس میں ان احادیث کو اکٹھا کیا جاتا ہے۔ جو کسی دوسری کتاب کی شرائط کے مطابق ہوں لیکن ان کو اس میں درج نہ کیا گیا ہو جیسے مستدرک حاکم ابی عبداللہ النیشاپوری ہے اس کی تفصیل کشف الظنون میں موجود ہے۔

۹۔ **مستخرج**۔ اصطلاح محدثین میں مستخرج اس کو کہتے ہیں۔ جو دوسری کتاب کی حدیثوں سے ثابت کیا جائے۔ جو محدث ترتیب، متون اور طرق اسناد میں اس کتاب کے طریق کو ملحوظ رکھے اور اپنی سند کو اس طریق سے بیان کرے کہ اس کتاب کا مصنف درمیان میں نہ ہے جس پر یہ مستخرج ہے بلکہ اپنے واسطہ کو اس کتاب کے مصنف کے شیخ یا شیخ الشیخ یا شیخ شیخ الشیخ یا اوپر تک بیان کر دے اور جب اس طرح پر دوسرے طریق سے بھی یہ روایت ثابت ہو گئی تو اس کتاب کے مصنف کی روایت پر زیادہ وثوق اور اعتبار ہو جاتا ہے۔ مثلاً صحیح ابو عوانہ صحیح مسلم پر مستخرج ہے ؛

مجلس خدام الاحمدیہ کے قیام کی غرض

(مکرم خواجہ عبدالمومن صاحب۔ ربوہ)

مجلس خدام الاحمدیہ کے قیام کی غرض خود اسکے نام میں پنہاں ہے یعنی اسلام اور احمدیت اور تمام بنی نوع انسان کی خدمت کرنا۔ خادم کے معنی انکساری اور عاجزی کے ساتھ خدمت کرنے کے ہیں۔ تکبر و نخوت اور کبر و غرور لفظِ خادم کے معانی کے ضد ہیں پس ان معانی کی رو سے ہمیں یہ پتہ چلتا ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ کے قیام کی غرض یہ تھی کہ اس تنظیم کے ذریعہ ایسے نوجوان تیار کئے جائیں۔ جو ہر خدمت کو انکساری اور خاکساری کے جذبہ کے ساتھ بصد شوق سرانجام دیں۔ اور تکبر و نخوت اور ریا کی مسموم راہوں سے اپنے دامن کو پاک رکھیں۔ اور ہزار خدمت کرنے کے بعد بھی یہی سمجھیں کہ ہم نے کچھ بھی نہیں کیا۔ اور اپنے ربّ کے حضور یہ عرض کریں کہ اے ہمارے ربّ ہم تیرے ناچیز اور کمزور بندے ہیں ہم میں یہ طاقت نہیں کہ ہم کوئی خدمت یا نیکی کر سکیں اگر کسی خدمت کی توفیق ملی ہے۔ تو تیرے فضل سے۔ پس تو اپنے فضل سے اسے قبول فرما اور ہمیں صحیح رنگ میں خدام الاحمدیہ کی فوج کا سپاہی بنا۔ اس تنظیم کے بانی سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"خدام الاحمدیہ کا کام کوئی معمولی کام نہیں یہ نہایت اہمیت رکھنے والا کام ہے اور درحقیقت خدام الاحمدیہ میں داخل ہونا اور اس کے مقرر کردہ قواعد کے ماتحت کام کرنا ایک اسلامی فوج تیار کرنا ہے۔ مگر ہماری فوج وہ نہیں جس کے ہاتھوں میں بندوقیں یا تلواریں ہوں۔ بلکہ دلائل مذہبی دعائیں اور اخلاقِ فاضلہ ایسی ہماری توپیں اور یہی ہماری تلواریں ہیں۔ ان ہی توپوں اور تلواروں سے ہم نے دنیا کے تمام ادیان کو فتح کرکے اسلام کا پرچم لہرانا اور ان پر غلبہ و اقتدار حاصل کرنا ہے۔ اور اگر نوجوانوں میں یہ مہم جاری رہی تو ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت جلد ایک نہایت ہی اعلیٰ درجہ کی مسلح فوج تیار کرلیں گے جس کے مقابلے میں کوئی دشمن نہیں ٹھہر سکے گا۔" (الفضل ۱۹۳۹ء)

پس حضور انور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس زرّیں ارشاد کی روشنی میں ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم اپنے آپ کو اسلامی فوج کے صحیح سپاہی ثابت

کریں۔ اور عجز و انکسار کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور جھک کر اسی سے مدد کے طالب ہوں۔ اور یہ کوشش کریں کہ اسلامی تعلیم کے ٹھوس دلائل ہمیں اچھی طرح ذہن نشین ہو جائیں اور سب سے بڑھ کر ہمیں خدا تعالیٰ کی ذات پر ایسا کامل یقین اور ایمان پیدا ہو جائے۔ کہ ہر قدم پر پُر سوز دعاؤں کے ذریعہ سے اس کی نصرت و تائید کو ہم حاصل کرنے والے ہوں۔ ہمارا ہر قول عمل کے رنگ میں صداقت بن کر ظاہر ہو اور ہماری ہر حرکت و سکون اللہ تعالیٰ کی صفات کی مظہر ہو اور ہمارے وجود اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جلال کو دنیا میں قائم کرنے والے ہوں۔ اور دنیا کی ہر آنکھ اگر خدام یعنی خدمت کرنے والوں کو ڈھونڈنے کی کوشش کرے تو اسے سب سے پہلے ایک بلند مینار پر استعداد اور چوکس خدام۔ خدام احمدیت ہی نظر آ دیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب خدام کو اسلامی فوج کے سپاہی اور حقیقی خادم بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

خدمتِ دین کو اک فضلِ الٰہی جانو
اس کے بدلے میں کبھی طالبِ انعام نہ ہو

دل میں ہو سوز تو آنکھوں سے رواں ہوں آنسو
تم میں اسلام کا ہو مغز فقط نام نہ ہو

سر میں نخوت نہ ہو آنکھوں میں نہ ہو برقِ غضب
دل میں کینہ نہ ہو لب پہ کبھی دشنام نہ ہو

(کلامِ محمودؓ)

اپنا جائزہ آپ لیجئے

۱۔ کیا آپ کی مجلس کے سارے خدام قرآن کریم ناظرہ جانتے ہیں؟ اگر نہیں تو آپ نے ان کو قرآنی انوار سے منور کرنے کا کیا بندوبست کیا ہے؟

۲۔ کیا آپ کے سو فیصد خدام کو نماز با ترجمہ آتی ہے؟ اگر نہیں، تو آپ نے اس بارہ میں کیا پروگرام بنایا ہے؟

۳۔ کیا آپ کے جملہ خدام باقاعدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کرتے ہیں؟ اگر نہیں تو ان روحانی خزائن سے آپ اپنے ساتھیوں کی جھولیاں کیوں نہیں بھرتے؟

۴۔ کیا آپ کی مجلس کے خدام وسط ظہور ۱۳۴۹ھش (اگست ۱۹۷۰ء) میں منعقد ہونے والے مرکزی سالانہ امتحانات کی تیاری کر رہے ہیں؟

آپ نے اس بارہ میں کیا مساعی کی ہے؟

مہتمم تعلیم
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ
ــــ ربوہ ــــ

تاریخ اسلام

حضرت سالم رضی اللہ عنہ

(عرفان احمد خانصاحب۔ ربوہ)

آپ کا نام سالم اور کنیت ابو عبد اللہ تھی۔

آپ کم سنی ہی میں اسیر ہو کر غلام بنا لیے گئے اور ایک عرب آپ کو خرید کر مدینہ منورہ لے آیا وہاں ثبیتہ بنت یعار الانصاریہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو خرید لیا جو بعد میں مکہ کے مشہور رئیس عتبہ بن ربیعہ کے فرزند ابوحذیفہؓ کی شریکِ حیات بنیں۔

مکہ میں اسلام کا غلبہ ہوا تو آپ ابو حذیفہؓ کے ساتھ وہیں مقیم تھے۔ آقا اور غلام دونوں حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر حلقہ بگوشِ اسلام ہو گئے ابو حذیفہؓ نے ایمان لاتے ہی اپنی بیوی سے کہکر حضرت سالم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو آزاد کرا دیا۔ لیکن چونکہ آپ بچپن سے ہی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور ان کی بیوی کے سایۂ عاطفت میں پلے تھے اس لئے انہوں نے آپ کو متبنّٰی بنا لیا۔ چنانچہ لوگ انہیں سالم بن ابی حذیفہؓ کہنے لگے۔ لیکن جب قرآن کریم کی یہ آیت نازل ہوئی کہ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ تو لوگوں نے آپ کو سالم مولیٰ ابی حذیفہ رضی اللہ عنہما کہنا شروع کر دیا۔

جب مکہ میں مسلمانوں پر قریش کے مظالم کا سلسلہ دراز ہو گیا۔ تو حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے انہیں ہجرت کرنے کا حکم دیا اس پر حضرت سالم رضی اللہ عنہ بھی حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینہ ہجرت کر گئے اور وہاں جا کر قبا میں سکونت پذیر ہو گئے۔ بعد میں قبا کی مسجد کی امامت آپ کے سپرد ہوئی۔ جبکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر صحابہ بھی قبا میں موجود تھے۔

حضرت سالم رضی اللہ عنہ طبقہ صحابہ میں فنِ قرأت کے امام سمجھے جاتے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ قرأت چار آدمیوں سے حاصل کرو۔ (۱) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما۔ (۲) سالم مولیٰ ابی حذیفہ رضی اللہ تعالےٰ عنہما۔ (۳) ابیّ بن کعب رضی اللہ عنہ (۴) معاذ بن جبل رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔

آپ جب خوش الحانی اور رقت سے قرآن کریم کی تلاوت فرماتے تو لوگوں پر وجد کی سی کیفیت طاری ہو جاتی۔

ایک دن حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ کسی کام کی غرض سے گھر سے نکلیں۔ تو حضرت سالم رضی اللہ عنہ قرآن کریم کی تلاوت فرما رہے تھے۔ آپ کھڑی سنتی

رہیں۔ جب آپ گھر پہنچیں تو آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ اتنی دیر کیوں ہو گئی۔ آپؓ نے جواب دیا "یا رسول اللہ! ایک قاری تلاوت کر رہا تھا۔ اس کی آواز اتنی دلکش تھی کہ میں دیر تک محویت کے عالم میں کھڑی سنتی رہی۔" آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ سُنکر اتنا اشتیاق ہوا۔ کہ آپؐ فوراً چادر سنبھال کر باہر تشریف لائے جب دیکھا کہ قاری حضرت سالم رضی اللہ عنہ ہیں۔ تو فرمایا الحمد للہ الذی جعل فی امتی مثلک (تمام تعریفوں کی مستحق وہ ذات جس نے میری اُمت میں تم جیسے لوگوں کو پیدا کیا)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ آپ کی بیحد تعریف کیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ جب وفات کے قریب آپ نے خلیفہ کے انتخاب کے لئے ایک مجلس مشاورت کے تقرر کا اعلان فرمایا۔ تو ساتھ ہی یہ فقرہ بھی کہا کہ اگر سالمؓ موجود ہوتے تو میں اس مسئلہ کو مجلس شوریٰ کے حوالہ نہ کرتا۔

(اسد الغابہ جلد ۲ صفحہ ۲۴۶)

حضرت سالمؓ رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد میں غزوہ بدر۔ اُحد۔ خندق اور دیگر تمام اہم جنگوں میں شریک رہے۔ حضرت ابو بکرؓ کے عہد خلافت میں یمامہ کے مرتدین سے جنگ کرنے کے لئے جو جماعت روانہ کی گئی حضرت سالم رضی اللہ عنہ بھی اس میں شامل تھے جب مہاجرین کا جھنڈا آپ کے سپرد کیا گیا تو ایک شخص نے نکتہ چینی کی اور کہا کہ ہمیں اندیشہ ہے کہ کہیں تم بزدلی نہ دکھاؤ تو آپ نے جواب دیا۔ اگر میں بزدلی دکھاؤں تو سب سے زیادہ بدبخت حامل قرآن میں ہوں۔" یہ کہکر نہایت جوش و خروش سے دشمن پر حملہ آور ہوئے۔ دایاں ہاتھ کٹ گیا تو بائیں ہاتھ میں علم تھام لیا۔ بایاں ہاتھ بھی قلم ہو گیا تو جھنڈے کو دونوں بازوؤں سے تھام کر سینے سے چمٹا لیا۔ لیکن جھکنے نہ دیا۔

جب آپ زخموں سے چور ہو کر گر گئے تو پوچھا کہ حضرت ابو حذیفہؓ کا کیا حال ہے لوگوں نے کہا وہ تو شہید کر دیئے گئے اس پر فرمایا اس شخص کا کیا حال ہے جس نے میری طرف سے اندیشہ ظاہر کیا تھا؟ لوگوں نے جواب دیا اُسے بھی دشمنوں نے شہید کر دیا فرمایا مجھے ان دونوں کے درمیان لٹادو۔

(اسد الغابہ جلد ۲ صفحہ ۲۴۶)

ابن سعد کی روایت ہے کہ جب جنگ یمامہ میں مسلمانوں کے پاؤں پیچھے کو پڑنے لگے تو حضرت سالمؓ نے فرمایا۔ افسوس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد میں تو ہمارا یہ حال نہ تھا۔ یہ کہکر آپ ایک گڑھے میں علم لے کر کھڑے ہو گئے اور اس وقت تک مردانہ وار جنگ کرتے رہے جب تک کہ روح جسد عنصری سے پرواز نہ کر گئی۔ جنگ ختم ہونے پر لوگوں نے دیکھا کہ آپ کا سر حضرت ابو حذیفہؓ کے پاؤں پر تھا (جنہوں نے آپ کو متبنیٰ بنایا ہوا تھا) خدا تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

اعلان برائے داخلہ

گورنمنٹ انجینئرنگ کالج رسول ضلع گجرات

- **تعلیمی قابلیت**:۔ درخواست دہندہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ کم از کم میٹرک سائنس اور ڈرائنگ کے ساتھ سیکنڈ ڈویژن میں پاس ہو۔ اسکے علاوہ ایف۔ ایس۔ سی اور بی۔ ایس سی کے طلباء بھی داخلہ لے سکتے ہیں۔
- **عمر**۔ ۱۵ سے ۲۵ سال تک۔
- **ازدواجی حیثیت**:۔ شادی شدہ یا غیر شادی ہو۔
- **کورسز**۔ تین سالہ ڈپلومہ کورس سول ٹیکنالوجی (اوورسیر)

یا Associate Engineers کے لئے مندرجہ بالا کوائف اس کے علاوہ دوسرا کورس بھی تین سالہ ہے جو آرچی ٹیکچرل (Architectural) ٹیکنالوجی میں ہے اس کے لئے بھی مندرجہ بالا کوائف لازمی ہیں۔

ان دونوں کورسز کے علاوہ یہاں مندرجہ ذیل کورسز کی شبینہ کلاسیں) ہیں۔

کورس	مدت	قابلیت	عمر
• ڈرافٹسمین	دو سال	میٹرک سائنس ڈرائنگ (تھرڈ ڈویژن)	کوئی قید نہیں
• الیکٹریشن	ایک سال	مڈل یا میٹرک	" "
• ٹریسر	ایک سال	" "	" "
سروییر	ایک سال	" "	" "

پہلے دونوں کورسز کیلئے طلباء کیلئے ضروری ہے کہ وہ ہوسٹل میں رہیں مگر باقی سب کورسز کیلئے طلباء کو خود رہائش کا انتظام کرنا پڑتا ہے خواہش مند احمدی بھائی خاکسار کو مندرجہ ذیل پتہ پر خط لکھ کر ضروری معلومات حاصل کر سکتے ہیں مجلس خدام الاحمدیہ رسول انجینئرنگ کالج کی کامیابی اور ترقی کیلئے درخواست دعا ہے۔

ظہور احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ ویسٹ ہوسٹل کمرہ نمبر ۹ سی بلاک نمبر ۱۷ ۲۳ گورنمنٹ انجینئرنگ کالج رسول ضلع گجرات۔

اسکے علاوہ مندرجہ ذیل پتہ پر بھی خط وکتابت کی جا سکتی ہے۔

ظہور احمد معرفت رشید احمد شاہد محلہ دارالرحمت شرقی مکان نمبر ۱/۱۲ ربوہ

مزدا موٹر کاریں
اور
اُن کے پُرزہ جات کی خرید
کے لئے
ہمیں یاد رکھیئے
ابدالی موٹرز شورُوم بالمقابل فردوس ہوٹل
مُلتان فون ۳۸۸۹

جے ایف کمبائن ہارویسٹر

ایم۔ ایس ۷۰/۱۵۰ (ٹریکٹر کے پہلو میں لگنے والا)

۱۹۶۸ء اور ۱۹۶۹ء میں فصلوں کی کٹائی کے موقعہ پر جے ایف کمبائن کی عمدہ کارکردگی پاکستان میں ہر طرح ثابت ہو چکی ہے۔ سب سے کم قیمت والے جے ایف کمبائن ہارویسٹر گندم، چاول اور دوسری کئی اناجی فصلوں کی کٹائی میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ پاور ٹیک آف والے تمام معروف ٹریکٹروں کے ساتھ استعمال ہونے والے جے ایف کمبائن خودکار کمبائن کی طرح کام کرتے ہیں پانچ فٹ چوڑی کٹائی کرتے ہوئے بھاری سے بھاری میکسی پاک فصل کو بھی تیزی سے کاٹ سکتے ہیں

پاکستان زرعی ترقیاتی بینک کے ذریعہ اپنے آرڈر کی بکنگ اور ٹریننگ پروگرام میں شمولیت کیلئے ہم سے یا ہمارے کسی قریبی ڈیلر سے رابطہ قائم کیجئے۔

فوری دستیابی:۔
گندم کی موجودہ فصل کی کٹائی کے لئے بروقت دستیاب ہونگے۔

آپریٹر ٹریننگ:۔
اپنے علاقے میں ہونے والے ٹریننگ کورس کی تفصیلات کے لئے ہمیں لکھئے۔

سروس اور فاضل پرزے:۔
بے مثال سروس اور فاضل پرزہ جات کی سہولتیں موجود ہیں۔

خاص اعلان:۔
گندم کی کٹائی کے دوران کھیتوں میں ٹریننگ، مظاہرے اور سروس کا خاص انتظام ہے۔

اپنے آرڈر فوراً بک کروا لیجئے
پہلے آئیے۔ پہلے پائیے

مغربی پاکستان کے تمام شہروں میں ڈیلر موجود ہیں

شاہنواز لمیٹڈ

۱۰۔ ویسٹ وہارف روڈ کراچی ۲۔ فون [illegible]
شاخیں:۔ لاہور۔ راولپنڈی۔ پشاور

خیالِ خاطرِ احباب
عزیز احباب کی خاطر مدارات، ہماری تہذیبی روایات کا
قیمتی سرمایہ ہے۔ مہمان نوازی کی روایات کو برقرار
رکھنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ مہمانوں کی خدمت میں شیزان
پیش کیجئے۔ شیزان تازہ پھلوں کا رس مزیدار بھی ہے
اور صحت بخش بھی!
مالٹا۔ آم۔ سیب۔ انار۔ آلو بخارا اور لیموں
قدرتی ذائقوں میں دستیاب ہے۔
شیزان
مہمان یا میزبان — سب کی پسند شیزان!
شیزان انٹرنیشنل لمیٹڈ
بند روڈ — لاہور
ORIENT